

# سائق العباد الى صحة الاعتقاد

طبع في المطبع سعيدي المطابع الكائن  
ببلك بناتيس في سنة ١٣٠٧



المكتبة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الهادي الى اصول الايمان وفروع الاسلام وشيخ  
 الاحسان والصلوة والسلام على افضل سلسله وخاتم انبياء  
 من جاتنا بالسنة المقدسة وعظيم القرآن وعلى آله وصحبه  
 الماضين على خير هداية والسامعين اليه كل انسان اما بعد  
 اردو زبان کا بیان میں عقائد صحیحہ اسلام کے ترجمہ ہے رسالہ عربی افتادہ الی  
 کا جسکو سید ابوالنصر میر علی حسن خان کان اللہ له وکان نے بحسب فرمایش  
 اخوان ایمان کے لکھا تھا میں نے اسکا ترجمہ حکم جناب عالیہ نواب شاہجہان بیگم  
 والیہ ریاست پھوپال اداہم اللہ مجدہ اس کے اردو میں تحریر کیا اور اسکا نام سائل  
 الی صحۃ الاعتقاد رکھا نفی اللہ بھاؤ سائر المسلمات والمسلّمات  
 وکرمہ اللہم امین مولف رسالہ نے بعد حمد و نعت کے یوں کہا ہے کہ  
 مختصر رسالہ میں خاص عقائد سلف کا بیان ہے جو کہ اکابر ائمہ مستندین امت

ہو گئے ہیں غرض اسکی تصنیف سے نفع اپنی ذات کا اور اس شخص کا ہے  
 جو عقائد صحیحہ شرعیہ کا طالب ہو تاکہ جملہ سعادات دینی و دنیوی پر فائز ہو آؤ  
 اور کہ عقائد کی تفصیل دوسری جلد پر محمول رکھی ہے جسکو من بعد بقصد ثواب  
 ہدیہ ارباب سنت و کتاب کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ و باللہ التوفیق اہل حق  
 و اصحاب حدیث کے اقوال و احوال متفق ہیں ایمان باللہ عز و جل اور توحید کی  
 شہادت پر اور اس امر پر کہ ذات باری تعالیٰ موصوف ہے صفات قدیمہ سے جنگا  
 نبوت یا تو قرآن مجید سے ہے جسکے پس و پیش میں باطل کو گزند نہیں یا احادیث  
 صحیحہ معتمدہ آنحضرت صلعم سے کیونکہ حضرت اپنے حق تبلیغ سے کما حقہ فارغ ہو چکے تھے  
 اور راہ ہدایت کو روز روشن کی طرح واضح فرما گئے ہیں کہ نہ کسی لمحہ کو اس میں  
 تاب مقال ہے اور نہ کسی مخالف کو کچھ محل مجال الغرض ایمان لے آئے اہل حق  
 و حدیث خداے پاک کے اول اسما و صفات پر جو قرآن و حدیث میں وارد ہیں  
 اور محمول ہیں وہ اپنے معانی ظاہر پر نہ اونہیں کسی طرح کی تاویل کرنے ہیں  
 جو مسئلہ تم تعطیل و انکار صفات ہو اور نہ ایسی تشریح کی جاتی ہے جو منہج تشبیہ  
 و تمثیل ذات ہو بڑا فضل اللہ ہے البسنت پر یہ کیا کہ بچا لیا ہے اور نہ متخلف  
 و تاویل آیات اور تشریح کیفیت صفات سے جو داخل تفسیر و افراط میں اور  
 توفیق بخشی ہے فہم و ادراک صحیح کی ہی سبب ہے کہ ملے کر گئے ہیں وہ شاہراہ  
 تشریح و توحید کو اور محفوظ رہے ہیں تعطیل و تشبیہ سے اتباع کیا ہے انھوں نے  
 ارشاد الہی لیس کمثلہ شئی اور لم یکن لہ کفوا احد کا ان آیتوں نے  
 خیال مائلت ذات و صفات و افعال کو بیخ و بن سے قطع کر دیا اور کفایت  
 کر گیا ہے اور نہ کو اس بارہ میں یہ طریقہ بہتیم مع سنت نبوی کے اس طرح کہ نہ پھر  
 وہ کبھی طرف بدعات روئیہ کے آور پالیا ہے انھوں نے اسکی بدولت اللہ

سجانه و تقوالی را تب علیر و مارج سندیه رضی اللہ عنہم از ماہم و جعل القروس نزلہم و ماہم

# فصل

اسماء اللہ عزوجل مند رہہ قرآن و سنت جو کہ اوسکی ذات و صفات کے ثبوت اور

رحمن	رحیم	ملک	ملیک	سبح	قدوس	سلام	مؤمن	مہین	عزیز
جبار	متکبر	خالق	خالق	ذاری	مصور	غافر	غفار	قہار	قہار
باسط	ناقص	رافع	فاطر	صانع	مخر	مخل	سمیع	لبصیر	لبصیر
حکیم	عدل	جلیل	لطیف	خبیر	طہیم	عظیم	غفور	شکور	شکور
شاکر	علی	کبیر	حفیظ	حافظ	ناصر	نصیر	مقیمت	محبیب	محبیب
رفیع	جلیل	اکرم	کریم	قدال	قدیم	رقیب	قرب	محبیب	محبیب
خنان	منان	ولان	واسع	محیط	حکیم	لجیب	کافی	شافی	شافی
ودود	مجید	باعث	شہید	کویل	کفیل	قوی	متین	ولی	ولی
حمید	محمی	مہدی	معید	سمیت	کاشف	قاضی	حی	قیوم	قیوم
مدیر	واجد	ماجد	سید	واحد	وتر	فرد	احد	صمد	صمد
قادر	قدیر	مقتدر	مقدم	موخر	اول	آخر	ظاہر	باطن	باطن
والی	مولی	متعالی	برہ	توابع	طالب	غالب	منتقم	عفو	عفو
غیاث	رؤف	مقسط	جاسع	غنی	مغنی	معطی	مانع	وفی	وفی
صادق	ضار	نافع	جواد	نور	ناور	بدیع	باقی	وارث	وارث
رشید	صبور	حی	الحی	المبین	سیل	الحساب	فالق	الحب	والنوی
ذوالطول	ذوالفضل	ذوالعرش	ذوالمعارج	ذوالانتقام	ذوالجلال	ذوالاکرام			

یہ کل اسما کیسوا کا ون ہین ہر ایک کے معنی انہیں سے بطرح علیحدہ علیحدہ ہین اور ہر ایک سے جدا جدا ایک وصف سمجھا جاتا ہے اوسیطرح بعض مختلف اسما بھی باعتبار قہ مشترک کے صفت واحدہ پر دلالت کرتے ہین بعض اسما سے ثبوت و قیاس و خدا پاک ظاہر و ہویدا ہے اور بعض سے صفت وحدانیت و خلق و تدبیر خلایق پیدا کوئی وصف ایجاد و ابداع ظاہر کر رہا ہے اور کوئی نفی تشبیہ بتلارہا ہے و علی القیاس بخاری و مسلم و ترمذی و غیرہم دیگر محدثین نے ابوہریرہؓ روایت کی ہے کہ فرمایا انھن صلعم نے المد پاک کے ننانوے نام ہین یعنی ایک کم سنو جو شخص احصا کر لیکھا اوکو دوا ہوگا بہشت میں لفظ احصا کے معنی اگرچہ لغتاً شمار کر لینا ہے مگر یہاں مقصد ان ناموں کا زبانی یاد کرنا ہے نہ فقط کتنی کر رکھنا اور تفصیل و تشریح اون ننانوے ناموں کی جو روایت ترمذی و غیرہ میں وارد ہے وہ دراصل منجانب راوی سے ارشاد نبوی سے ثبوت تفصیلی نہیں ہے اور خدا کے ناموں کو ننانوے کہنا بابت کثرت اطلاق و زیادت استعمال کے ہے کل اسما کا حصہ و احاطہ ننانوے میں سرزد نہیں ہے کیونکہ اسماے مذکور الصد رحین نو و نہ نام مرویہ ترمذی بھی ظن ہین بتماہ کتاب و سنت کے ثابت ہین اور ہر ایک کی سند محدثین میں معروف و مشہور ہے اور کتاب الجوائز و الصلاۃ و غیرہ دیگر کتب مبسوطہ میں درج ہے ہر مسلمان کو اپنا ایمان لانا لازم ہے یہ اسما اپنے ظاہری معنی پر بلا تشبیہ و تمثیل کے رکھی جاوین کسیطرح کا اعتراض یا کچھ تاویل و اکاد و کھی بشی انہین نہ کرنی چاہئے کیونکہ یہ امر توفیقی ہے خداے پاک کا جو اسم و وصف شاعر سے منقول ہے فقط وہی جواب القبول ہے رائے واجتہاد سے کسی چیز کا قیاس اون پر درست نہیں ہے۔

## فصل

منجملہ اون صفہون کے جنکو پروردگار نے اپنی ذات کیواسطے ثابت کیا ہے اور جو

منصوص قرآن مجید میں یہ بھی صفت ہے کہ ساتون آسمان کے پرے عرش قدید  
 اللہ پاک مستقر و مستوی ہے قرآن مجید میں سات جگہ اسکا بیان آیا ہے اور  
 احادیث متکاثرہ سے بھی یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے اسدواسطے محدثین  
 و راہنہین فی العلم کا اسپر ایمان و اذعان ہے تشبیہ سے بچنے کے لئے مختصر کلمہ  
 لیس کمثلہ شئی اور چھوٹا سا جملہ کم لیکن لہ کفوا احدا کفایت کرتا ہے بالانہیم  
 بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی فوقیت و علو کل خلق پر اور عالم خالی سے اسکی علمی  
 جو شخص تسلیم نہ کرے وہ رو کر ضیالہ ہے قرآن و حدیث کا اعاذ باللہ من ذلک  
 اتم مالک کہتے ہیں کہ اللہ اپنی ذات سے تو بالاس آسمان ہے اور علم اوسکا ہر  
 مکان میں ہے امام شافعی نے کہا کہ خلافت حضرت ابوبکر اسواسطے حق ہے کہ حق  
 اوسکا علم آسمان پر سے دیکھا ہے۔ ابن مبارک نے کہا کہ ہم اپنے پروردگار کو  
 ساتون آسمان کے اوپر تمام خلق سے جدا جانتے۔ اور جو مقولہ جمہیہ کا ہے کہ خدا  
 ذات بیان ہے یعنی زمین پر تعالیٰ اللہ عن ذلک ہم اسکے معتقد و قائل نہیں  
**ف** اجل صفات الہیہ سے حیات۔ علم۔ قدرت۔ قوت۔ عزت۔ جلال۔ مجد۔  
 جبروت۔ کبریا۔ عظمت۔ مشیت۔ ارادہ۔ سمع۔ بصر۔ رویت۔ کلام  
 قول۔ وحی۔ اور پردہ کے آری سے بات کرنا۔ اور بیض مرسلین و ملائکہ و دیگر  
 عباد مقربین کو اپنا کلام سنا دینا۔ اور وعدہ۔ وعید۔ ترغیب۔ ترہیب۔  
 خلق۔ امر۔ شہادت و عیب۔ اور تقدس ہر نقصان و عیب سے ہے  
 اسکے سوا۔ وجہ۔ یدین۔ نفس۔ عین۔ ذات۔ شخص۔ مرد۔ صورت۔  
 یمین۔ کف۔ حشیات۔ اصبع۔ ساعد۔ ذراع۔ صدر۔ ساق۔ قدم۔  
 یوجل۔ جنب۔ روح۔ رحم۔ ظل۔ علو۔ مشیت۔ مراد۔ ونو  
 قرب۔ اتیان۔ نزول۔ ہرولہ۔ وطاءہ۔ بوج۔ نفس۔ ضحک۔ عجب۔ فرع

تبشیش - نظر - غیرت - ملال - استخیا - استہزار - خدایت - کمر غراغ  
 ترو - فضل - رحمت - محبت - رضا - سخط - غضب - عداوت -  
 ولایت - اختیار - صبر - اعادہ خلق - محاضره - مصافحہ - اطلاع - اشراق  
 عندیت - تقلیب قلوب - علم غیب - ذکر خلق - اور ہر روز نئی شان میں  
 اور جو کچھ کہ اسکے ماورائے آیات قرآنی سے واضح طور پر ثابت ہیں یا احادیث  
 حسنہ و صحیحہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیت مندرج و وار ہیں وہ سب اسکا  
 حسی و صفات جلیلہ سے معد و ہیں بعض اوصاف بعض احادیث میں معین  
 المراد ہیں اور بعض محتمل المعنی ہیں **تنبہ** صفات ذاتیہ اللہ عزوجل  
 کے تعلقات باعتبار کثرت اشخاص و افراد متعلق بہا کے اگرچہ سچی و حساب ہیں  
 مگر اس کثرت اضافات سے کسی صفت ذاتی میں تکرر نہیں ہوا بلکہ او نہیں سے  
 ہر واحد ذات کی مانند واحد بالذات ہے۔

## فصل

اجماع کیا ہے جملہ الحق و توحید کے اسباب پر کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہر رات میں  
 آسمان و دنیا پر نزول فرمایا کرتا ہے اور نزول اسکا مخلوق کے نزول سے کسی  
 قسم کی مشابہت و مناسبت نہیں رکھتا ہے نہ اسکی اصل کیفیت ہمیں معلوم  
 اور نہ اسکی تشبیہ کسی چیز کے ساتھ ہم دے سکتے ہیں کیونکہ رسول خدا صلعم نے  
 اسکی کیفیت ہمیں نہیں بتلائی فقط اسبقہ فرمایا ہے کہ اللہ پاک ہر شب کو  
 آسمان و دنیا پر نزول فرماتا ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ  
 یہ کہا کہ آج کے روز نزول فرمایا کرتا ہے اللہ پاک آسمان و دنیا پر لوگوں نے  
 کہا کہ کوئی دن حضرت ام سلمہ نے جواب دیا کہ عرفہ کے روز اور حدیث عائشہ  
 میں وارد ہے کہ نزول کرتا ہے اللہ تعالیٰ نصف شعبان کو آسمان و دنیا پر رات

سے لیکر آخر دن تک صابونی نے رسالہ عقائد میں اپنی سند سے ان روایتوں کو لکھا ہے اور اس صفت کے ثبوت میں تقریر بمبسوط لکھی ہے۔

## فصل

عقائد متفق علیہا سے یہ بھی اعتقاد ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ مشکل ایسے کلام سے ہمیشہ رہا ہے جو فہم و سماعت اور کتابت و قرارت میں آیا کیا قرآن مجید کتاب اللہ و کلام الہی اور وحی و تنزیل سماوی ہے حفاظ قرآن کو جو چیز یاد ہے اور اس کا پڑھنے والا جس شئی کو پڑھتا ہے اور سامعین کے کان میں جو کلمات پہنچتے ہیں وہ سب حقیقت میں اللہ ہی کا کلام ہے جس چیز پر اس کی کتابت کرین خواہ وہ لڑکوں کی تختی ہو یا کوئی کتاب اور عالم کے قطعات ارض و سماوات سے جہاں کہیں اس کی قرارت ہو بہر حال وہ کلام پاک ذوالجلال ہے خدا کا کلام اس کے واسطے صفت ازلی ہے مخلوق نہیں ہے اور وہی دلوں کو ضبط و محفوظ اور زبانوں پر عندالقرارت متلو کتابوں میں مرقوم اور رسالہ و باصرہ کو مسموع و مشاہد ہوتا ہے جو شخص خدا کے کلام کو مخلوق بناوے السنن کے نزدیک وہ کافر ہے قرآن کی ابتدا انہما و ان اللہ ہی کی جانب سے ہیں عولی زبان میں محمد رسول اللہ صلعم پر حضرت جبریل کے واسطے سے وہ نازل ہوا ہے ہر نیک و بد کے لئے خوشخبری اور روہمی اوسین درج ہے حضرت نے تمام و کمال قرآن بلا زیادت و نقصان اپنی امت کے حوالہ فرمایا لکھنے پڑھنے میں بنفسہ کلام خدا استیعالی مکتوب اور مرقوم و مسموع ہوتا ہے نہیں کہ اس کی نقل و حکایت کی کتابت و تلاوت ہوتی ہے حرف و صوت کا ہونا بھی کلام الہی میں خود قرآن و حدیث سے اس طرح ثابت ہے جس کا انکار کوئی مسلمان نہیں کر سکتا ہے جو شخص اس کے سوا اور طریقہ اختیار کرے وہ سنن کا تارک و مبتدع ہے تکلمین اشاعرہ وغیرہم کے کلام میں جو کلام نفسی کو بالخصوص صفت



ازل ٹھہرایا ہے قرآن و حدیث میں اسکا کچھ بھی پتہ نہیں ہے۔

## فصل

خداے عزوجل واجب الوجود ہے اور کل کالات و صناعات حسنہ سے موصوفہ  
زوال و فنا سے مقدس اور ہر طرح کے نقصان سے میرا ہے تمام مخلوق کا وہی  
اکیلا پیدا کر نیا لایا ہے جمیع معلومات سے آگاہ ہے ممکنات سے کوئی فردا کے  
قبضہ قدرت سے خارج نہیں اور نہ موجودات سے کوئی شے اس کے بلا عزم  
و ارادہ کے واقع شتو آئینا ہے وجوب وجود اور استحقاق عبادت والوہیت  
او حوصف خلق و تدبیر و غیر باین کوئی اسکا شریک و ہم نیم نہیں ہے فقط وہی  
ایک ذات متحق عبادت و رازق عباد ہے اور وہی شفا بخش ہر بیمار و دافع جملہ  
مضار ہے نہ خود کسی میں حلول کرتا ہے اور نہ دوسرا وہ میں حلول کر سکے نہ وہ  
کسی سے متحد ہو اور نہ دوسرا اس سے مل سکے حدوث و تجدد و کسب طرک او میں  
نہیں پایا جاتا ہے ذات و صفات میں بمثل و یگانہ ہے لکھتا ہے و استغنائی  
کامل اس کو حاصل ہے نہ کوئی اسکا جنا ہے اور نہ اس کو کسی نے جنا ہے  
ذات و صفات میں اسکا کوئی ہمتا نہیں ہے جہل و کذب سے بری ہے و قرآن  
و حدیث میں صفات الہیہ جو واروہین اس کے بارہ میں چھان بین کرنا عبادت

مند موہ ہے۔

## فصل

اہل ایمان کیلئے حقیقی مین اللہ تعالیٰ کا دیدار ہونا آیات قرآن سے ثابت ہے  
اور احادیث صحیحہ متواترہ میں اس طور سے وارد ہے کہ تم لوگ دیکھو گے بیشک  
اپنے رب کو جس طرح کہ دیکھتے ہو تم چاند کو لیلۃ البدر میں یعنی جبکہ وہ کامل ہو جائے  
اور خفا اور اشتباہ اس کے دیکھنے میں کسب طرک باقی نہیں رہتا صالحی نے کہا  
کہ مقصود رسولی و اصل حکم کا اس تشبیہ سے ذات پروردگار کی تمثیل چاہئے

نہیں ہے بلکہ فقط اسکے دیدار کی تمثیل ہے رویت قمر لیلۃ البدن سے انتہی میں  
 کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا دیکھنا دو طرح پر ہو سکتا ہے اول اس کا ظہور و انکشاف  
 کامل طور پر ہونا جس کے مقابلہ میں تصدیق ایمانی و ایمان بالغیب بھی بے اصل  
 و لاشعے ثابت ہو گا۔ معتزلہ کا مسلک مختار یہی ہے اور فی نفسہ حق بھی ہے مگر خطا  
 او انکی اسباب میں حصر کر دینا رویت کا ہے اسی معنی میں دوسرا طریقہ رویت اللہ  
 تعالیٰ کا متعدد و صورتوں میں دیکھنا ہے۔ سیمرا جاوید کثیرہ وال ہیں اور یہی مذہب  
 قوی ہے الغرض اللہ کو ایمان والے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر اس کی شہادت  
 اور رنگ کے دیکھیں گے چنانچہ فرمایا آنحضرت صلو علیہ وسلم نے دیکھا میں نے اپنے رب کو  
 اچھی صورت میں اور جسطرح خواب میں بیان اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہیں اسی  
 طرح عقیبی میں اس کا دیدار مشافہتہ ہو گا اور اگر مقصود شایع ان دو صورتوں  
 کے سوا اور کچھ معنی رویت کے ہیں تو اوس پر ہمارا ایمان ہے اگرچہ بعینہ  
 اس وقت تک مجھے اس کو نہ سمجھا ہو ۛ

## فصل

ہر نیکی بدی اور طاعت و معصیت اور ایمان و کفر اللہ ہی کے خلق و ارادہ سے  
 ظاہر ہوتا ہے اوسکے بلا غرم و ایجاد کوئی شے خیر ہو یا شر و وقوع نہیں پاتی اتنا  
 فرق البتہ ہے کہ ایمان و طاعت سے اللہ خوش ہو و راضی ہے اور کفر و معاصی سے  
 خفا و ناخوش **مطلب** باوجودیکہ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر خیر و شر کا  
 وجود اللہ ہی کی قضا و قدر اور اوس کے ایجاد و امر سے ہے مگر براہ ادب و محض شر  
 و بدی کو اللہ کی جانب منسوب نہیں کرتے ہیں کیونکہ اس میں ایہام و رائیجہ طعن  
 و الزام کا اوسکی ذات عالی سمات کی نسبت متبادر ہوتا ہے یہی سبب ہے کہ  
 رسول خدا صلی علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے الحیرونی یدایک و المشرکین الیک

یعنی بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے اور برائی سے تو بری ہے۔ اور حضرت ابراہیمؑ  
 سے قرآن مجید میں یہ ماثور ہے و اذا مرضت فهو يشفين یعنی جب میں  
 بیمار ہوتا ہوں تو خدا ہی مجھ کو شفاء عطا کرتا ہے بیماری چونکہ سبب ازیت و کلفت  
 تھی اس کو حضرت ابراہیمؑ نے تاویبا اپنی ہی طرف نسبت کیا اور شفا کو فعل خدا  
 بتایا حالانکہ واقعہ میں مرض و شفا دونوں بدست خدا ہیں گناہگر چہ بنود خدا  
 حافظہ و طور طریق ادب کوشش و گونا گونا گویا منست +

## فصل

خدا تعالیٰ تمام عالم سے غنی و بے پروا ہے اپنی ذات و صفات میں کسی جہت سے  
 کسی شخص و سبب کا محتاج نہیں ہے اور نہ کیا محکوم و تابع ہے۔ ہر آدمی جو  
 سب پر غالب ہے جو چاہتا ہے کر ڈالتا ہے اور جس امر کا ارادہ کرتا ہے اس کا حکم  
 جاری کر دیتا ہے اللہ پر کیجیے لازم و واجب کرنے سے کوئی فعل لا بد نہیں ہوتا  
 مان جس چیز کا وعدہ وہ کر لیتا ہے اپنے لطف و کرم سے اس کا ایفا البتہ فرما دیتا  
 کیونکہ اللہ سے بڑھ کر سچا کوئی نہیں ہے اللہ کا کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا اور  
 نہ معاملات جزئیہ میں لطف و اصلح کا پاس اس پر لازم ہوتا ہے کوئی فعل خدا سے  
 پاک کا قبیح نہیں ہے اور نہ خلاف حق و انصاف اس کا کوئی حکم نامہ ہے اس کی  
 ہر ایجاد و ارشاد میں حکمت پائی جاتی ہے سوا اسکے کہ  
 حسن و قبح عقل کی رو سے نہیں ہے اور اس کی مثل نہیں ہے اور نہ اس کی  
 اوپر تقسیم ثواب و عذاب کی ہونی بھی تابع عقل نہیں ہے اور نہ اس کی  
 ہی کے حکم و مقدور اور اس کی تشریح و ارشاد پر موقوف ہیں +

## فصل

فرشتے بھی اللہ کی ایک مخلوق ہیں مختلفہ المراتب مقرب غیر مقرب آسمانی

زمینی اور ہر ایک کے متعلق ایک ایک خدمت ہے بعض ملائکہ بندوں کے اعمال  
لکھتے ہیں اور بعض لوگوں کی حفاظت اسباب ہلاکت سے کرتے ہیں بعض کے  
متعلق مخلوق کے دلمین خیر و نیکی کا افکار نا ہے جس طرح کہ بڑے خیالات نبی  
آدم کے دلوں میں شیاطین ڈالا کرتے ہیں ہر فرشتہ کے واسطے من جاننا اللہ  
ایک مرتبہ علوہ مقرر ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کر سکتا ہر ایک تعمیل حکام  
پر ہمیشہ مستقر رہتا ہے عصیان و خلاف کے نام سے کبھی سکیوا گا ہی نہیں

## فصل

جملہ مقدمات قلیل و کثیر نیک و بد اور تلخ و شیرین اللہ ہی کے حکم و تقدیر سے  
واقع ہیں کوئی شے تقدیر کی رافع نہیں اور نہ اوس سے بچنے کی کوئی تدبیر ہے  
ہر شخص کو وہی بات پیش آتی ہے جو نوشتہ پیشانی ہے تمام خلق فرماستحق  
اس امر پر ہوں کہ کوشش کر کے کچھ منفعت کیسکو پہنچا دیں جو اس کے مقدر میں اللہ  
نے نہیں لکھی تو کامیابی اونکو کسی طرح سے ممکن نہوگی اور اگر ایسے ہی کسی  
ضرر سب ملکر خلاف تقدیر چاہینگے ہرگز اونکے کرنے سے بال تک بچا نہوگا اللہ تعالیٰ  
جو تکلیف و ضرر اپنی مشیت و ارادہ سے بندہ پر بھیجتا ہے اوسکا دفع کر نہوالا  
اللہ کے سوا کوئی نہیں ہوتا اور جسکی ہیود و بہتری وہ چاہتا ہے اوسکا  
رو کر دینا بھی کیسے ہاتھ میں نہیں رہتا

## فصل

ایہ سلف حدیث کا اسیر اجماع ہے کہ آنحضرت صلعم ایک شب مع جسد اطہر و روح  
مبارک کے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتون آسمانوں تک کے  
سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے اور صبح صادق سے پیشتر کہ معظمہ میں واپس آئے  
خلاف جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ محارج کا قصہ خواب کا واقعہ ہے سیر حجابی نہیں

وہ کافر گمراہ ہے کیونکہ معراج کا بیان بطور تواتر منقول ہے اوسمین شک کسیدرج  
 نہیں ہو سکتا احادیث صحیحہ جواہل نقل و فضل کے نزدیک مقبول و مسلم ہیں اسپر  
 شاہدین ظاہر حدیث صحیح اگر اوسمین کسیدرج کی توجیہ و تاویل کیجاوے اسے  
 مفید ہے کہ آنحضرت صلعم لیلیۃ المعراج میں مشرف بدیدار پروردگار ہوئے ہیں  
 چونکہ اس مقدمہ میں قیل و قال کا کرنا بدعت ہے اسیلئے کسی سے بحث سہا  
 میں ہمیں بھی نظر نہیں رویت کاسنکر اللہ و رسول کا خلاف کرنا والاسیر اعاذنا اللہ من ذلک

## فصل

اجسام و نبوی کا اعاوہ عقبی میں ارواح کے ساتھ دلائل واضح کتاب و سنت سے  
 ظاہر ہے آخرت میں ہر شخص کا بدن عرف و شرع کی رو سے وہی ہوگا جو دنیا میں تھا  
 اگرچہ ہشیت ایزدی مقدار طول و عرض میں کچھ کمی بیشی کیون نہ آجاوے مرنیکے  
 بعد ہر شخص کا قبر سے اوٹھنا برحق ہے قیامت کے شاندد و واقعات مہیب جنگی خبر  
 اللہ و رسول نے دی ہے جس طرح بند و نکما علی اختلاف المراتب اذیت و تکلیف  
 اوٹھانا اور واسنے بائین اتھونہیں نامہ اعمال کا تقسیم ہونا اور ذرہ برابر تنگی کی  
 نیکی بدی اونہیں مرقوم پانا اور وزن اعمال و عبور صراط اور حساب و کتاب  
 و سوال و جواب اور ہر عمل کی جزا و سزا ملنا وغیر ذلک جن جن زلازل و فتن او  
 آلام و محن کا وقوع حشر کے روز بتلایا گیا ہے سب شدنی اور سچ ہیں \*

## فصل

اہل سنت کا ایمان ہے کہ آنحضرت صلعم کی شفاعت اولی خدا کے حکم سے قیامت میں  
 کل اہل محشر متقین و فاسقین اور کفار و مشرکین کیواسطے عام ہوگی جسکے سبب  
 نہایت کرب و بیچینی سے لوگوں کو تحقیف و آفاقہ ہوگا۔ اور شفاعت ثانیہ خاصۃ  
 مسومین و مرتکبین کبار کے لئے جہنم سے نکالنے کی غرض سے ہوگی جبکہ وہ آگ سے

جلکہ کو لے بیٹھے ہونگے رسول خدا صلعم ہی سب سے پہلے شفاعت کو کھڑے ہوں گے اور آپ ہی کی شفاعت پر قبولیت کا انز سب سے پیشتر و مکمل اسی دیگا قرآن مجید میں جہاں شفاعت کی نفی آئی ہے اوس سے مراد بدون مشیت و رضا اور

بغیر حکم خدا اوسکا واقع ہو جانا ہے چنانچہ فرمایا اللہ پاک نے لَا يَنْفَعُ الْإِيمَانَ اِذْنُ لَهُ الْجَنَّةِ وَقَالَ صَوَابًا اَيْنِي نَهْ كَلَامَ كَرِيْمٍ اَوْ سَدَنٍ مَرَّوَهُ لَوْ كَرِهَ الْاَوَّلُ اَللّٰهُ كَا حَكْمٍ هُوَ جَاوِيْكَ اَوْ كَرِهِيْنَ سَكَّهٖ بَهْتَرُ بَاتِ اس شَفَاعَتِ پَانِيكَاسْتَقِي وَهِيْ شَخْصٍ

ہے جو مل سے باخلاص تمام لا الہ الا اللہ کہتا تھا توحید پر ثبات قدم اور شرک سے تنفر تمام رکھتا تھا اس پر بھی ایمان لانا چاہیے کہ اہل ایمان و توحید کا ایک گروہ بلا حساب و کتاب کے جنت کی راہ لیا و دوسرا گروہ کچھ خفیف سا حساب سمجھا کر بلا تکلیف و عذاب پائے کے بہشت میں جگہ پالیا تیسرا فرقہ گنہگار و سزا جہنم میں جا کر مختلف عذاب اوٹھا کر نجات پاویگا اور داخل ہونے کے سابقین سے ملحق ہو جائیگا غرض کہ کوئی ایمان والا جہنم میں ہمیشہ مقیم نہ رہیگا انہیں سے ہر ایک کو اول یا آخر میں اللہ پاک بالضرور جنت پہنچا دیگا بخلاف کفار کے کہ وہ ہمیشہ آگ میں پڑے رہیں گے صورت خلاص کی ایدالا باذنک نہ کیسے کہ نعم اللہ

## فصل

حدیث صحیح میں آیا ہے کہ رسول خدا صلعم کو جناب الہی سے ایک حوض کوثر نام عطا ہوا ہے امت مرحومہ یعنی اہل سلام کا اوسپر گزر ہوگا پانی اوس حوض کا دودھ سے بڑھ کر سفید شہد سے زائد میٹھا ہے ایک بار جس کو وہ میسر ہوگا کبھی تک پیاس کی اوسے نہوگی مومنین و مخلصین کو قبر میں آرام کا ملنا اور کفار و مشرکین عذاب میں رہنا بھی ضروری امر ہے اسطرح منکر و نیک سے سوال جواب کا ہونا بھی درست و صحیح ہے اسباب میں کیا خوب کسی نے کہا ہے۔ جانا تجھ کو جانب پروردگار

وہاں کون تیرا مددگار ہے جب قبر تیرے واسطے محل خواب ہو ملائکہ سے کیا سوال و جواب ہو۔ مقام تہ حشر یہی مین کیا خوب فقرہ لکھا ہے والی اللہ مصیرک فمن نصیرک فی القبرۃ فماتیک فماتیک بہشت و دوزخ کا وجود برحق ہے آیات و احادیث کثیرہ اس پر ناظر ہیں یہ دونوں فی الحال باوجود عدم وجود ہیں بہت سے اولیاء سے اسکا ثبوت ہے انکے واسطے فنا و عدم نہیں ہے کیونکہ بغیر من بقا اللہ تعالیٰ نے انہیں بنایا ہے صاف طور پر کسی آیت و حدیث سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ جنت و نار۔ بالفعل کہاں ہیں زمین کے نیچے ہیں یا بالائے آسمان بلکہ جہاں اونکا رکھنا خدا نے چاہا وہیں ہیں عوالم و مخلوق الہی کا علقہ فیصلی جہیں نہیں جو اونکا پتہ ہم بتاویں مانتے ہیں ہم اللہ سے بہشت برین مع اعلیٰ درجات کے اور پناہ چاہتے ہیں دوزخ اور اس کے کل درجات سے اہل جنت جنت سے خارج کبھی نہ کئے جاویں گے اور اس طرح اصلی دوزخی جو دوزخ کی واسطے پیدا ہوئے ہیں ابد الابد اس کے باہر نہ کئے جاویں گے جہنم سے جس وقت کل اہل اسلام رہا ہو جائیگا اور سوا کفار کے کوئی مومن اوس میں باقی نہ رہیگا اوس وقت ایک منادی یہ نہ کرے گیگا کہ اے اہل جنت ہمیشگی کا قیام ہے موت کا نام نہیں اور اے اہل جہنم اب خلود کبھی موت نہ آویگی یہ بات حدیث صحیح میں آئی ہے مسلمان متکبر کہائے کہ جہنم میں خلود نہ ہوگا اگرچہ بلا تو یہ کئے مر گیا ہو اور بطور خرق عادت ہر طرح کے عذاب سے اوسکو معافی ملنا ناجی ممکن ہے کیونکہ دنیا و عقبی میں اللہ تعالیٰ کے افعال و وطرح کے ہیں ایک تو وہ جو بطریق عادت سر وجہ کثیر الوقوع اور عام طور پر واقع ہوتا ہے دوسرے طرح خاص قلیل الوجود خرق عادت و خلاف متعارف و صاحب کبر کو نجات کلی ملنا بغیر تو یہ کے طریق و دوسرے سے معدود ہے اس بارہ میں متفکر نظر آ رہا ہے جن نصوص کے باہم ذکر تعارض معلوم ہوتا ہے ہماری اس تقریر سے رفع ہو گیا اللہ اعلم

## فصل

خلق کے پاس اللہ نے رسول کو اس غرض سے بھیجا تا کہ خلقت کو کوئی عذر تحت  
 اللہ کے پاس باقی نہ رہے جو اوامر و نواہی رسول کو انکی معرفت خدا سے بندہ کو بھیجی  
 وہ تمام ہا راست و برحق ہیں رسول کو چند فضیلت دوسروں پر فوقیت ہے  
 یہ فضیلتیں سوار رسولوں کے اور کسی شخص میں جمع نہیں ہوتیں اول  
 صبر و معجزہ و کرامت و طبعیت کی سلامتی اور مزاج کا اعتدال سوم اخلاق کی  
 پاکیزگی اور چال و چلن کی خوبی چہارم کفر و کبائر اور اصرار علی الصغائر سے انکی  
 عصمت و محفوظی گنا ہونے سے **ف** رسول کا حفظ من جانب اللہ تین طرح سے  
 ہوتا ہے اول او کی خلقت و فطرت نہایت لطیف و پاکیزہ اور مزاج ازلیس  
 و سنجیدہ ہوتا ہے اسلئے معصیت کے ارتکاب سے او کی سرشت مزاحم و مانع  
 رہتی ہے ثانیاً یدریعہ وحی الہی طاعات و حسنات کی خوبیان اور معاصی و مکار  
 کی برائیاں اون پر ظاہر ہو جاتی ہیں خوف و خشیت الہی کے سبب گناہ کی طیرف  
 رغبت نہیں کر سکتے ثالثاً من جانب اللہ او کے واسطے کوئی ضعیفی لطیفہ پیدا نہیں  
 ہے جو معاصی سے او کو بچا لیتا ہے جیسا واقعہ حضرت یوسفؑ کو پیش آیا تھا  
 چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا اَنْ سَرَّ اَمْرًا**  
**س** **بِهٖ كَذٰلِكَ لَنْصُرَہٗ سَعْدُہٗ السَّوْعُۥ وَ الْفَحْشَآءُ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِ الْاَخْلَاصِ**  
 یعنی بیشک قصد کیا تھا عورت نے یوسف کا اور قصد کیا تھا یوسف نے عورت کا  
 اگر نہ ہوتا و گیکہنا یوسف کا بران رب اپنے کو یہ واقعہ اسلئے ہوا کہ پھیر دین ہم  
 یوسف سے بُرائی اور بچیا سخی کو کیونکہ یوسف ہمارے برگزیدہ بندہ ہونے سے  
**ف** اہل بیت کے عقائد سے یہ بھی ہے کہ محمد رسول اللہ مسلم خدا تعالیٰ کی  
 تمام مخلوقات سے زائد جلیل القدر اور بہتر و برکھتر ہیں آپ کی ذات پر نبوت



ختم ہو چکی اب قیامت تک کوئی سچا نبی نہ ہوگا آپ کی شریعت سب کی واسطے عام ہے  
جملہ جنات و انسانوں پر تعمیل و اتباع محمد رسول اللہ فرض و لازم ہے رسول خدا  
صلعم سید الانبیاء خاتم الرسل ہیں بوجہ عموم بعثت و دیگر فضائل مختصہ کے جو آپ کی  
ذات عالی میں مجتمع ہیں تفصیل فضائل آنحضرت صلعم میں محدثین کی جماعت نے  
عمدہ عمدہ کتابیں لکھی ہیں جیسے شفاء قاضی عیاض۔ خصائص کبریٰ السیوطی  
مواہب اللہ النہ للعسقلانی۔ مدارج النبوة للشیخ عبدالحق الدہلوی رح۔

## فصل

کرامت اولیاء اللہ کی برحق ہے خداے پاک اپنے نیک بندوں سے جسکی عزت  
چاہتا ہے بمقتضائے رحمت اوسکو کرامت عطا فرمادیتا ہے۔ عرفی شرع میں ولی  
وہ شخص ہے جسکو ذات و صفات پروردگار کی معرفت حاصل ہوا ایمان و اخلاص  
کی حقیقت معلوم ہو۔ عالم کتاب و سنت ہو یا نبی احکام شریعت ظاہر و باطنی  
تحریف لفظی و معنوی کو آیت و حدیث میں روانہ رکھتا ہو معتقد بدعات و اعمال  
منکرات نہ ہو جو لوگ متصف بدین کالات ہوں گے اوسنے جو امر خارق عادت صادر  
ہوگا اوسکو کرامت کہیں گے سلف امت و ائمہ سلف کا یہی اعتقاد رہا ہے اور جو تصرف  
وخرق عادت خدا کے دشمنوں شیطان کے دوستوں سے صادر ہوگا اوسکو  
کرامت نہ کہیں گے کیونکہ وہ تو واسطے دنیا میں حاجت روائی اور کٹر  
الہی ہے اور عاقبت میں باعث عقوبت و تباہی ہے اولیاء اللہ کی شناخت  
کوئی معین قاعدہ اور علامت ظاہر و خاص از قسم وضع و لباس یا کسی کھانے  
پینے چیز کی خصوصیت و امتیاز یا اونکے گھر کا کوئی خاص انداز یا علوم و فنون  
متداولہ سے علم و فن معین کا انساب یا کسی ظاہری و باطنی طرز کا اختصار  
مباح میں سے نہیں ہے کیونکہ اولیاء اللہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

ہر فرقہ و طبقہ میں باستثنائے فساق و مبتدعین کے موجود ہوتے ہیں کہیں  
اصحابِ حدیث و قرآن ہیں اور کہیں مجاہدِ بے سنان و لسان ہیں کہیں داخل  
اربابِ تجارت و صنعت ہیں اور کہیں مشغول بہ مزدوری و زراعت ہیں  
باقی رہا اولیاء کو معافی یا مشایخ و فقرا کہنا سو یہ عرفِ جدید ہے سلف سے کوئی  
لفظ و نام اور کلمہ مقبول نہیں ہے بلکہ محاذِ صنعت و حرفہ ان لوگوں نے جو آدمی  
زائد متقی و زاہد ہو گا خدا کے نزدیک قبولیت و عزت اور سبکی زیادہ ہوگی تو  
جو وہ شخص باہم و گر طہارت و تقویٰ میں برابر ہو سکے اللہ کے یہاں بھی  
دونوں کا کیساں ہو گا علامتِ اولیاء کی قرآن و حدیث کا اتباع کرنا ہے جملہ اعمال  
و عقائد میں چھوٹے ہوں یا جیسے کم ہوں یا نہ گریبا یا نہم ولایت کے لئے  
عصمت شرط نہیں ہے اولیاء کے ولو نہیں جو خیالات و خطرات آتے ہیں اور عمل کی  
بدولن مطابقت کتاب و سنت کے نہیں چاہیے اس پر اتفاق ہے کل اولیاء کا  
اس کے خلاف جو چلے وہ ولایت سے بالکل بے بہرہ ہے اسلام اور ایمان اور احسان  
فرق کے باب میں فقط حدیث جبریل علیہ السلام کی سند کافی ہے اس کے بموجب  
اقرارِ شہادتین و کلمہ طیبہ اور اعمالِ صالحہ کا نام اسلام ہے اور ذاتی تصدیق  
و اذعان کا نام ایمان ہے اور باطنی اخلاص جو صداقت زبان کے ساتھ  
وہ احسان ہے اس کے و با جو کچھ علما و فقرا نے اس بارہ میں تشریح زائد  
لکھی ہے یا استنباط اولہ فائدہ سے کیا ہے وہ امرِ قاضی و وجدانی ہے تحقیق قرآنی

## فصل

اہل اسلام باجمہ کے معتقد ہیں کہ قبل از قیام قیامت بالضرورہ تجالک خرمج  
اوسی طور پر کہ رسول خدا صلعم نے خبر دی ہے اوس زمانہ میں آسمان چار  
خزفہ میں علی بن ابی طالب و السلام سفید منارہ مشرقی شہر دمشق پر چلے

اور دروازہ لڈ پر جو مشق کے پورب رخ ہے وصال کو قتل کرینگے۔ لڈ نام ہے  
 ایک جگہ کا ملک شام میں جو تخمیناً رملہ سے دو میل کے قریب ہے۔ الحدیث کا اعتقاد  
 اس پر بھی ہے کہ ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جب قبضہ روح کے  
 قصد سے آئے تو اوکو ایک طمانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس زور سے مارا کہ وہ  
 ایک آنکھ جالی رہی اللہ پاک نے اپنی قدرت سے اونکی آنکھ ابھی کر دی کیونکہ  
 آنحضرت صلعم سے بروایت صحیح یہ مروی ہے سوائے بدعتی اور گمراہ کے جو مخالف  
 دین خدا ہیں کوئی مومن خالص اسکا منکر نہ ہوگا اور اس پر بھی ایمان ہے کہ وجود  
 موت کا برحق ہے موت بہشت و دوزخ کے بھیجین ذبح کجا نگلی +

### فصل

ذکر

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ کیفیت مال و انجام ہر شخص کا مجہول ہے یہ کوئی نہیں جانتا  
 کہ خاتمہ کیا کس طرح ہوگا اور کسی آدمی کو بہشتی یا دوزخی ہم نہیں کہہ سکتے  
 اس واسطے کہ کسی کے انجام کا رے ہم واقف نہیں ہیں سے حکم ستوری وستی  
 ہمہ ہر خاتمت ست + کس نہانہ کہ آخریچہ حالت گزرد + حدیث صحیح میں آیا  
 کہ آدمی تمام عمر اعمال حسنہ بہشتیوں کی طرح کیا کرتا ہے حتی کہ بہشت اور اس کے  
 درمیان میں بقعہ را یک ہاتھ کے فاصلہ باقی رہتا ہے کہ اسکا نوشتہ تقدیر چھو جائے  
 ہے دفعہ غالب آجاتا ہے اور قریب مرگ ایسے کام کرنے لگتا ہے جو جہنم میں  
 لجا بیٹھے اور اس طرح بعض آدمی دوزخیوں کے اعمال کیا کہتے ہیں تا آنکہ  
 اونہیں اور دوزخ میں ایک ہی ہاتھ کی فصل رہ جاتی ہے کہ خطا تقدیر  
 بہشتی ہو گیا اپنا رنگ جاتا ہے اسکے سبب تھوڑی نیکیوں کی بدولت جنت  
 میں بلا کلفت داخل ہو جاتا ہے اسی خاتمہ کی حالت پر خطر کی ۔ دوسرے لفظ  
 اپنے کو انا مومن الشاء اللہ کہہ سکتا ہے یعنی میں ایمان دار ہوں بشرطیکہ

خدا چاہے والا اسکا کہنا بطور شک نہیں چاہیے خاتمہ جس شخص کا اسلام پر معلوم  
 اوسیکے واسطے مسلمان اس قدر گواہی دے سکتے ہیں کہ جلدی یا دیر میں اوسکا  
 پہنچنا جنت میں آخر الامر ضرور ہے اور انہیں سے جسکی تقدیر میں اعمال شنیعہ  
 عوض جہنم تو بہر کی نوبت نہیں آئی عذاب کا پانا لکھا ہے وہ مدت عذاب کو  
 آگ میں پورا کر کے آخر بہشت میں پہنچ جائیگے حتیٰ کہ اللہ پاک اپنے فضل و کرم  
 سے کفار کے سوا سیکو اہل ایمان سے دوزخ میں باقی نہ رکھیکا اور جس آدمی کی  
 موت کفر پر ہوگی اوسکا ٹھکانا جہنم کے سوا کہیں نہوگا نہ اوسکو کبھی نجات ملیگی  
 اور نہ مدت عذاب کی کوئی حد و نہایت ہوگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کو  
 بالخصوص افضل امت یا جنتی ہونیکلی اونکے لئے شہادت دی ہے جیسے عشرہ  
 مبشرہ اور حضرت فاطمہ و حضرت خدیجہ و حضرت عائشہ اور امام حسن و امام حسین  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم اونکے بہتر و بہشتی ہونے کے ہم بھی گواہی دے سکیں گے  
 کیونکہ یہ متضمن ہے تصدیق خبر و وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و وقار کا ان  
 لوگوں کے اعتراف و اقرار ہمیں کرنا چاہیے اسلئے کہ دین و اسلام میں انکا بڑا  
 رتبہ اور مقام ہے اور یہی حال ہے اہل بدر و اہل بیعتہ الرضوان کا الحاصل جنگ کا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی شہادت دی ہے اور اس باعث سے ہم بھی اونکے  
 بہشتی ہونے پر گواہی دیتے ہیں اونکے ماوراء اور اشخاص کے لئے جنتی ہونیکا  
 حکم ہم نہیں دے سکتے ہیں بلکہ عام طور پر اچھے لوگوں کے واسطے بہتر سی کی  
 امید اور بدکاروں کے لئے خطر کا خطرہ رکھتے ہیں اور حقیقت کیفیت اللہ کے  
 حوالہ کرتے ہیں۔ اور یہ مسئلہ بھی مسلمات سے ہے کہ سابقین اولین انصار و صحابہ  
 متاخرین صحابہ و اخلاف مسلمین سے افضل و اشرف ہیں چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ  
 لَنُؤْتِيَنَّكَ مَا تَشَاءُ مِنْهُ لَئِنْ سَأَلْتَهُ مَا بَيْنَ حَذِيقَتَيْنِ لَشِئْرُ مَا تَشَاءُ

در ساجۃ من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا و کلا وعد اللہ الحسنى  
 یعنی برابر نہیں ہیں تم میں سے وہ لوگ جنہوں نے خرچ کیا ہے پہلے فتح ہوئے گئے  
 اور لڑائی کی ان لوگوں کا بڑا ور ہے اور اُن کے خرچ کیا ہے انہوں نے فتح  
 کے بعد اور لڑے ہیں اور ہر ایک کیواسی کے وعدہ کیا ہے اللہ نے جہانیکا۔ باقی  
 رہی تفصیل فضیلت اولاد صحابہ کی صحیح اس بارہ میں یہ قاعدہ ہے کہ اولاد و انبیا  
 صحابہ کی فضیلت و نیرگی بموجب درجہات حضرات صحابہ کے ہے اس کلیہ سے  
 حضرت فاطمہؑ کی اولاد فقط مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ بوجہ قرب قرابت  
 آنحضرت صلعم کے جمیع صحابہ کی اولاد سے بہتر و افضل ہیں رسول خدا صلعم  
 کی نسبت طیبہ و نیرت ظاہرہ صرف اولاد فاطمہؑ نہ رہا ہے اور عند اللہ تعالیٰ  
 وہی شخص بہتر و اعلیٰ ہے جو زائد پر ہر گار و اتقی ہے۔

## فصل

رسول خدا صلعم کے بعد کل امت محمدیہ سے افضل و اعلیٰ حضرت کے اخف و سوت  
 ایامی بھائی ہجرت کے ساتھی یا رفاہ ابو بکر صدیق ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو  
 حیات سرور کائنات کے زمانہ میں وزیر اور وفات کے بعد جانشین و خلیفہ  
 باندہ ہوئے ان کے بعد مرتبہ حضرت ابو حفص فاروق عمر بن خطابؓ کا ہے جن کی  
 اسلام کو عزت اور دین حق کو قوت اللہ نے دی۔ پھر فضیلت حضرت عثمان  
 غنیؓ کو ہے جنہوں نے قرآن کو متعدد جلد و نمین لکھا اور اقطار زمین میں  
 بھیجا یا اور انصاف و احسان کے ساتھ حکومت کے بعد ان کے رسول خدا صلعم کے  
 چچا زاد بھائی اور داماد حضرت ابوالحسن علی بن ابیطالبؓ کو سب پر فوقیت  
 و شرف ہے یہ چاروں صاحب خلفائے راشدین و ائمہ مہدیین ہیں ان کے  
 نبوی تمام ہوئی ہیں بعد چیری سلطنت و چوٹ راج باقی رہا خلفائے راشدین

فضیلت ترتیبی سے یہ مراد نہیں ہوگا اول کو ثانی پر اور ثانی کو ثالث و رابع پر  
 جمیع کمالات ذاتیہ و ملکات کسبہ میں فضیلت کلی حاصل ہے جس کا یہ مقتضا تھا  
 ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جو کہ جامع نسب و حسب اور شجاعت و قوت  
 اور علم ظاہر و باطن و دیگر صفات میں فرد کامل تھے ان سب میں بھی پہلے منو  
 خلیفہ سے کھٹ جاوین معاذ اللہ عن ذلک بلکہ مقصود اس ترتیب سے اظہار اثر  
 و منفعت اسلام کی مقدار کا ہے جو ہر ایک کے عہد میں واقع ہوئی مثلاً حضرت  
 ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے وقت میں جو دین حق کو قوت و شوکت بخینا  
 حاصل ہوئی اور سلاطین مجوس و اہل کتاب و مشرکین نے سجد ذلت اوٹھائی وہ  
 حضرت عثمان و علی رضی اللہ عنہما کے عہد میں اسلام کا فائدہ نہوا۔ اس سلسلہ  
 شیخین کو حضرت رسول خدا صلعم کا وزیر مطلق اور سردار امت کہا جاتا ہے کہ ان کے  
 ذات آنحضرت صلعم میں دو جہتیں موجود تھیں ایک نسبت اللہ سے لیخص کی  
 دوسری مخلوق کو دینے کی اس جہت و دوم میں شیخین کو آنحضرت صلعم کے ساتھ  
 بیحد مناسبت و مہارت خاص تھی اور فرق مختلفہ نبی آدم کے جمیع و تالیف کا  
 سلیقہ اور جنگی تدابیر میں جیسا بد طولی و ملکہ تھا وہ کسی صحابی کو تہہ حاصل تھا۔

## فصل

حضرات صحابہ و صحابیات کی توہین و بدی سے ہمیں اپنی زبانوں کا بہ و کنا لازم  
 کیونکہ وہ مجسمات ہماری مقتدا اور سردار و پیشوا ہیں ان کی بدی کرنا قطعاً حرام  
 و گناہ کبیرہ ہے بلکہ بعض اہل علم نے اس کو کفر بتلایا ہے بدلیل اس آیت کے لیغیظ  
 یٰہم الکفار یعنی تاکہ غصہ میں لاوے اللہ بسبب صحابہ کے کافر و نکو۔ اسکے  
 موافق صحابہ پر غیظ کرنا اور اونے بغض رکھنا کفار کا خاصہ ٹھہرا۔ اور یہ اہل  
 فی الواقع نہایت عمدہ اور واضح ہے صحابہ کی تعظیم کل افراد امت امیر و غیر

و واجب ہے بموجب حکم خداے پاک و ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو قرآن و حدیث میں درج ہیں فضائل و مناقب صحابہ میں جو احادیث صحیحہ وار و میں کتب معتدہ حدیث میں وہ مرقوم ہیں انکار و جرح او نیز کوئی ضال مضل مبتنع نہیں کر سکتا و من یضلل اللہ فما لہ من ہاد۔ باقی رہا خلاف و شقاق باہمی صحابہ کا سوا و سکا تذکرہ ہمیں نہ کرنا چاہئے صحابہ کا عیب و ثواب ناگفتہ بہتر ہے اور اسطرح جمیع ازواج مطہرہ و اہلبیت و ذریت طاہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی قدر و منزلت اور ان کے حقوق و فضائل کی معرفت ہمیں ضرور ہے حضرت کی ہر ایک بی بی کو ام المؤمنین ماننا اور سب کے واسطے اللہ دعا خیر ماننا چاہئے

## فصل

در بیان اسلام و اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہ کہنا چاہئے تا وقتیکہ اس کا ثبوت نہ ہو کہ وہ منکر ہے ذات صانع عالم یا او کے صفات علم و قدرت و اختیار و غیرہ کا یا بعثت رسل اور بعثت و قیامت و غیرہ ضروریات و منیبہ کو نہ ماننا ہو یا پیش و عبادت اور وصف الوہیت و صفت ربوبیت عمل و اعتقاد و متکرر ظاہر و عہدہ ارکان اسلام سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے یعنی حکم کرنا ساتھ بھلائی کے اور اعمال بد سے منع کرنا جو مسلمان اس سے باز رہے وہ ناقص الایمان ہے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے میں یہ شرط ہے کہ فتنہ و شر او سپر قائم نہ ہوتا ہو اور قبول نصیحت کی امید لوں سے ہو جسکو نصیحت کی جاوے۔ ایمان شرعی عبارت ہے قول اور عمل اور نیت دل سے اور کبھی ایمان کی تفسیر یوں کی جاتی ہے کہ ایمان نام ہے معرفت کا بڑھتا گشتا ہے حسنات و سیئات سے ایمان کا کم و بیش ہونا ثابت ہے قرآن و حدیث اور اتفاق ائمہ سلف و خلف امت مرحومہ سے باقی رہا ہے ایمان حالت غفلت و بیہوشی اور سوئے مرتے وقت بھی اگر چہ یہ چیزیں

تصنیف معروفہ سے کہ مقتضی حیات اور پوش و حواس سے مباحث کلی رکھتی ہیں :

## فصل

عہد پیشانی و اقرار ربوبیت کہ اللہ پاک نے عالم ارواح میں اپنے بندوں سے لیا،  
قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور ہم اوسکے وقوع کے قائل ہیں فرقہ معتزلہ اسکا  
منکر ہے اور آیات و ماوریت جو اس بارہ میں وارد ہیں اونکی عقلی تاویلین و  
کرتے ہیں مگر یہ اعتقاد بالکل خلاف و ناقض ہے حضرت حضرات انبیاء کے سوا اور  
شخص کو نہیں ہے اگرچہ کوئی کیسا ہی عالی رتبہ یا کسی متبرک مقام کا رہنے والا  
کیون نہ ہو اور علیٰ ہذا القیاس ہر قول و عمل میں متابعت بھی نبیوں ہی کیو  
صفت خاص ہے امت سے کسی صحابی و تابعی یا اہلبیت یا امام و مجتہد کو یہ منصب  
حاصل نہیں ہے سوائے رسول خدا صلعم کے کہ آپ کے جملہ ارشادات برحق و  
کلام حق ہیں ہر آدمی کے بعض اقوال مقبول ہوتے ہیں اور بعض مردود و کفری  
اپنی زندگی میں رزق مقدر پر پورا کر لیتا ہے حلال سے ہو یا حرام سے اور جب تک  
رزق کو کامل نہیں کر لیتا کوئی نہیں مرنے پر رزق حلال پر آدمی کو اجور و ثواب  
ملتا ہے اور حرام خوری کے باعث مجرم و گنہگار ٹھہرتا ہے یہ بات ناممکن ہے کہ آدمی  
عرصہ تک دنیا میں جیتا رہے اور خوب کھاوے پیئے بھی مگر یا ان ہمہ رزق اوسکو  
میت نہ ہو یا دوسرے شخص کے رزق پر اوسکی عمر بسر ہو جاوے جو شخص قتل کرے  
ہے وہ بھی اپنی میعاد زندگی کو ختم کر کے مرنے پس جو آدمی موت طبعی سے مر جاوے  
اور چاروں والا جاوے دونوں مدت حیات کو تمام کر لیتے ہیں فرمایا اللہ سبحانہ  
و ما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتابا موعدا یعنی نہیں ہے  
کسی نفس کیواسطے مر جانا یا حکم خدا کے لکھا ہوا وعدہ ۔ اور فرمایا قل لو کنتم  
فی بیوتکم لبئذ الذین کتب علیہم القتل الی مضاجعہم یعنی کہتے



اسے محمد صلعم اگر مواتے تم اپنے مکانوں میں البتہ باہر نکلتے جن پر لکھا تھا مارا جانا اپنے  
 قتل ہونے کے حکم کی جانب موت صفت ہے قاتل بذات میں منجملہ مخلوقات الہی کے فرمایا  
 حق سبحانہ نے مخلوق الموات والیحاۃ لیسلمکم ایکرا حسن عمرا یعنی اللہ نے دنیا  
 ہے موت اور حیات کو تاکہ آدھا دے تم کو کہ کون تمہارا چھپے عمل کرتا ہے۔ موت اور  
 بمنزلہ شے واحد کے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے وکل امتا اجل اذا جاء اجلہ  
 لا یتاخر و لا یستقد مون یعنی ہر گروہ کے لئے وقت مقرر ہے  
 جبکہ آج اوگی اجل او کی نہ تاخیر کیلئے ایک گھڑی کی اور نہ پیش قدمی کر کیلئے بوقت  
 ميعاد و اجل کیسی تمام ہو جاتی ہے موت کے سوا اور وقت اور کچھ نہیں ہوتا ۛ

## فصل

موزون پر مسج کرنا آیت ہے احادیث صحیحہ سے جو متواتر کے قریب ہیں مقیم کو واسطے  
 مسج کی مدت اکیدن رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن تین راتیں رمضان  
 کے مہینے میں تراویح کا پڑھنا تو آنحضرت صلعم بروایت صحیح ثابت ہے البتہ  
 تعداد رکعات کی تصریح کسی حدیث صحیح میں وارد نہیں مجملہ اس قدر پتہ لگتا ہے  
 کہ جناب رسول خدا صلعم سب مہینوں کی نسبت رمضان میں زائد محنت و عبادت  
 کرتے تھے اور حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رمضان وغیرہ میں نہیں کیا۔ یہ رکعت سے  
 زائد حضرت نے نہیں پڑھیں۔ اور ایک روایت سے تیرہ رکعت تک پڑھنا معلوم  
 ہوتا ہے حضرت عمر نے اپنی خلافت کے زمانہ میں جو لوگوں کو علیہ علیہ تراویح  
 پڑھنے دیکھا تو انکو ابی بن کعب کے پیچھے تراویح گزارنے کا حکم دیا ابی بن کعب  
 نے اس وقت بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھے افضل سمین وہ  
 مفقود ہے جہاں تک نماز کو ذوق و نشاط ہے یا فضیلت زمان و مکان کی  
 او سمین رغایت ہو۔ نماز جمعہ و جماعت عیدین وغیرہ ہمارا امام مسلمان کے

پیچھے ہو جاتی ہے خواہ امام معید و پیر بنیر کا ہو یا فاسق و بدکردار اور بعض سلف سے  
 جو اہل بدعت کے پیچھے ناز پٹے کی مخالفت منقول ہے مراد اس سے کہ اسے تنزیہی  
 ہے یا وہ بدعت مقصود ہے جو کفر ہو یا منجر بکفر اہل اسلام کا اسپر اجاع ہے کہ کوئی  
 ولی نبی کے درجہ کو نہیں پہنچتا اور کرامیہ کا یہ قول کہ ولایت نبوت سے افضل و  
 اعلیٰ ہے مردود ہے یا ماؤل۔ اور یہ بھی اجاعی مسئلہ ہے کہ کشف والہام اولیا  
 اور وقایع لومیہ حجت شرعی نہیں ہوتی ہیں لہذا کسی شے کی فضیلت و حرمت  
 یا کراہت و حرمت کا ثبوت اس سے نہ ہوگا۔ ہاں جو احکام بادلہ اسلام ثابت ہیں  
 ان کے واسطے مزید سند و شہادت ان سے بشرط موافقت التبتہ ہو سکتی ہے کل  
 سلف و خلف امت کا اسی پر اجماع ہے باستثناء معدودے چند غیر معتہم  
 کے اس بارہ میں اکثر اہل بدعت و صوفی نے دہوکا پایا ہے۔ اللہ کے فضل  
 یاس و قطع امید کرو یا کفر ہے فرمایا اللہ پاک نے اِنَّهٗ لَا يَاسُ مِنْ رَوْحِ  
 اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ یعنی بیشک حال یہ ہے کہ نہیں مایوس ہوتے اللہ  
 فضل سے مگر وہ لوگ کہ کافر ہیں اور اس طرح اللہ کے غضب سے نڈر ہو جانا  
 بھی کفر ہے سورہ اعراف میں ہے اِنَّا مَنَعْنَاكَ اللّٰهَ فَلَا يَمُنُّ بِكَ اللّٰه  
 اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ یعنی کیا نڈر ہو گئے کفار اللہ کے داؤ سے سو نہ نہیں ہو  
 اللہ کے داؤ سے مگر وہی لوگ جو خراب ہو گئے اور اس کی شل و قانع غیبی کی بابت  
 کاہن کی تصدیق بھی کفر ہے اور پھر جانا ہے قرآن سے جو نازل ہوا ہے آنحضرت  
 صلعم پر اور سوائے اللہ عزوجل کے دوسرے کو غیب دان جانا بھی آدمی کو کافر  
 بنا دیتا ہے فرمایا اللہ پاک نے قُلْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ  
 وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبُ لَا سْتَكْتَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ مَا مَسْنٰی السَّوْءُ اِن اَنَا  
 اِلَّا نَذِيرٌ وَّلِبَشِيرٍ لِّقَوْمٍ یُّمْنُوْنَ یعنی کہہ دے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ختم ہونے

واسطے ذاتِ انہی کے بھلائی اور بُرائی کا مگر جو کہ چاہا اللہ نے اور اگر سوتا میں آگا بھی رہا  
غیب سے بیشک جمع کر رکھتا ہو گا اور نہ پہنچتی ہو گی کوئی بُرائی نہیں ہو گی نہ ڈانٹا  
اور خوشی سنا دیا اور لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں جبکہ آنحضرت صلعم  
علم غیب اپنے کو یوں صاف صاف ناواقف ٹھہرائیں پھر بھلاؤ سے لوگ غیب سے  
کیونکر آگاہ ہو سکتے ہیں آیتِ نذرِ زندہ جو کسی بھائی مسلمان مردہ کو واسطے دعا  
خیر کرے یا اسکی جانب سے کچھ صدقہ دے یا کوئی عبادت مالی یا دینی یا مرکب  
نیابتِ ادا کرے مطابق اولہ صحیحہ کے ان سب صورتوں میں مردہ کو اجر و ثواب  
ملتا ہے۔ دعاؤ کا قبول کرنا اور کل حاجتوں کا بر لانا صرف اللہ ہی کا کام ہے۔ کافر

دعا کی قبول ہونے میں اختلاف ہے ظاہر عبارتِ آیتِ کریمہ و صائداء الکافرین  
الانی ضلال یعنی نہیں ہے پکارنا کافر و نکاح کر بیگنا۔ تنقید نفیِ اجابت ہے نہ  
وعقبی و لونین و اللہ اعلم۔ کفار جن جہنم میں جھونکے جاؤ گئے بموجب ارشاد

الہی و لکن حق القول منی لاملئن جہنم من الجنة و الناس جمعین  
یعنی و لکین حق ہو چکا ہے میرا کہنا البتہ پھر و نکاح میں جہنم کو جن و آدمیوں کے کٹھی  
— اور سورہ رحمن میں ہے و اما القاسطون فکانا لالجہنم خطبا یعنی  
اور جنوں میں سے ظالم ہیں پس ہونگے وہ جہنم کے لئے اندھن۔ اور مسلمان جن آدمیوں  
طرحِ جنت میں جاؤ گئے اسکا ثبوت اس آیت سے ہے جو وصف میں حورانِ جنت

وارہے فیہن قاصرات الطرف لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان  
یعنی جنوں میں بھی نگاہ والیاں ہیں جنکو نہیں بیا یا آدمیوں نے اہل بہشت سے  
پہلے اور نہ جنوں نے۔ اللہ پاک نے شیطان کو پیدا کیا ہے آدمیوں کے ولوں میں  
و سو سو نکاح ڈالنا اسکا کام ہے شب و روز انھیں یہی فکر رہتی ہے تاکہ  
سیدھی راہ سے بنی آدم کو پھر دین تسلط و غلبہ اذ کو اور سپر ہو تا ہے جسکو خدا

نہیں چاہتا اور جسکو اللہ چاہتا ہے اونکے کید و کمر سے بچا لیتا ہے۔ دنیا میں جادو اور جادو  
 و ولوں موجود ہیں مگر بلا کلمہ خدا وہ کسیکا نقصان کر سیکے مجاز نہیں جو آدمی تحریر  
 یا یہ اعتقاد رکھے کہ تحریر سے کسیطرح کا نفع نقصان بدون تقدیر الہی کے ہونا ممکن ہے  
 ہر دو صورت میں کافر ہو جاتا ہے۔ کفر کا کوئی کلمہ اگر کسی مسلمان کی زبان سے آئے  
 تو اس سے توبہ کرانی چاہئے اگر توبہ کر لے فیہا والا اسکی کروں مار دین اور اگر وہ  
 کلمہ صریح کفر نہ ہو بلکہ مچھول و مشتبہ لفظ ہو تو اسکے کہنے سے فہمائش کے لئے محبت  
 کر دینی چاہئے اگر دوبارہ اعادہ کرے تو کچھ تعزیر و سزا سنہا دینے میں کلکتہ  
 چینیٹن بنس شائع حرام ہیں قلیل و کثیر کی حرمت یکساں ہے۔ صابونی کا  
 "فقولہ ہے کہ الہدیت نماز و نکاح اول و قحین اور کرنا پسند کرتے ہیں اور مساعت  
 و تعیل کو اسبارہ میں ترجیح و تفصیل دیتے ہیں تاخیر صلوات پر اور مقتدی پر  
 پڑھنا سورہ فاتحہ کا چھپے امام کے واجب تہلالتے ہیں اور حکم کرتے ہیں تہی کے پڑھنے کا  
 کچھ سوچنے کے بعد اور سلوک کرینیکا قربت داروں کے ساتھ اور سرکس و ناگس سے  
 سلام علیک کرنا اور کھانا کھانا اور فقر و مساکین و یتیموں پر شفقت رکھنا اور مساکین  
 کے کام کو عالی مہنتی سے انجام دینا اور کھانے پینے شادی بیاہ وغیرہ میں اعتدال  
 سے نہ بڑھنا اور امور خیر میں مبادرت و سعی سے باز نہ رہنا وغیر ذلک محدثین کے  
 وصایا میں یہ سب باتیں داخل ہیں الہدیت اپنی عداوت اور محبت و دشمنی  
 شریعت ہی کو موافق ہوتی ہیں۔ مسائل دین میں جہل و خصوصت اور سنا  
 شیوہ نہیں ہے۔ الہدیت و سنالت کے پاس تک نہیں پھٹکے جہلا و نفس پرستوں  
 سے کچھ سروکار نہیں رکھتے۔ اور بجا جلتے ہیں۔ الہدیت کو جو دین میں نئی  
 نئی باتیں کرتے ہیں جکا ثبوت و نشان حدیث و قرآن سے نہیں ہے ایسوی  
 مجالست و صحبت سے بھی وہ دور بھاگتے ہیں انکی گفتگو تک کا سننا روا نہیں ہے

کہ مبادا او کی جھوٹی رنگ آمیز تقریریں کانٹو کی راہ سے دل تک پہنچنے خیالات باطلہ و خطرات فاسدہ کو پیدا کر دیں اور دلوں کو بالکل ضلالت و جہالت میں ڈال دیں۔

اہل بدعت کی علامات ظاہری او کی بدعات ہیں اور واضحترین علامات اہل بدعت سے بغض و عداوت کا رکھنا ہے اور او کی توہین و تحقیر کے درپے رہنا کبھی نشو و نما نہ کرے کبھی محدثین کو بدنام کرے ہیں اور کبھی مجسمہ و شبہ او کا لقب و نام رکھتے ہیں سبب اصل اس کا یہ ہے کہ مبتدعین کے خیال میں احادیث صحیحہ جو بروایت صحیح آنحضرت صلعم سے مروی ہیں یقین و اعتقاد صحیح کے مفید نہیں ہیں انکے اذنان لایقن او مان وہی نتائج و دعویٰ ہیں جنکو شیطان انکار و قیاسات فاسدہ اور ساوس و مغالطہ باطلہ پر مرتب و مقرر کر دکھاتا ہے حتیٰ کہ قلوب و صدور ان اتباع الشیاطین کے بالکل تنگ و تاریک ہیں اور تمامی شبہات بے اصل و ساقط از اعتبار ہیں چونکہ زندگی او نہ بھٹکا ہے اسلئے اللہ نے راہ حق سے اونہیں انڈا اور بہرہ نہاد یا چھوٹا رسوا کرنا خدا نے چاہا ہوا ہو اسکے لئے بزرگی کا دینے والا کوئی نہیں ہو سکتا اور جو چاہتا ہے اللہ وہی کر دکھاتا ہے تمام ہوا مطلب صابونی کا۔ سعید و نیکوخت انجام کار بلکہ اگر کبھی شقی ہو جاتا ہے اور اشتقاق عقائد و اعمال صاحب کی بدولت کبھی سعید بن جائے اشراط و علامات صغریٰ و کبریٰ قیامت کے جو کچھ کہ آنحضرت صلعم نے بیان فرمائی ہیں اور تفصیل او کی کتب حدیث میں آئی ہے وہ تمام باحق و بجا ہیں محدثین نے اونکے جمع کرنے میں عمدہ عمدہ کتابیں لکھی ہیں مثلاً اشاعہ اذاعہ حج الکرامۃ وغیرہ۔ مسکین بشر رسل ملائکہ سے افضل ہیں بوجہ چند جنکی تفصیل موقع مناسب میں ثبت ہے اور رسل ملائکہ افضل ہیں سائر الناس سے باجماع امت بلکہ بحکم بدایت اور عام اہل اسلام نبی آدم عامۃ ملائکہ سے بہتر و اگر مرہن جس تیر کا گناہ ہونا دلیل قطعی سے ثابت ہوا ہو اسکے حلال جاننے سے آدمی کا فر ہو جاتا ہے

اور اوسکا حقیقہ و سبک سمجھنا یا کسی شرعی مسئلہ پر تمسخر و استہزا کرنا کذب دین  
 و کفر کے علامات سے ہے جسکے باعث کفر کا حکم دیا جاتا ہے۔ معدوم محض پر شیخی کا اطلاق  
 ثابت نہیں اللہ کا دیکھنا دنیا میں آنکھوں سے عقلاً ممکن ہے نہ شرعاً اور آخرت  
 میں بشریات حدیث و آیت ثابت ہے اور خواب میں دیکھنا خدا کا شرعاً جائز ہے  
 کیونکہ یہ ایک نوع کا قلبی مشاہدہ ہے جو اکابر و کرام اہل اسلام کو اوسکے فضل  
 میں ہوتا ہے۔ روح حادث چیز ہے اللہ کی پیدائی ہوئی ہے ضروریات  
 دنیہ اسے ناطق ہیں حضرات صحابہ و تابعین کا مسلک یہی ہے جسمانی موت سے  
 روح نہیں مٹ جاتی اوسکا حدوث بقول حافظ ابن قیم کے زمانہ پیدائش اجسام  
 میں ہوتا ہے۔ کافر جب تک دنیا میں رہتا ہے منجانب اللہ نعمت میں ہے اسی  
 فرمایا رسول خدا صلعم نے دنیا ایمان والے کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کیو  
 بہشت ہے۔ اللہ کی معرفت اور عبادت کا واجب ہوا اللہ کے حکم اور شرع  
 سے ہے نہ فقط طریق عقل سے۔ جو چیز طاقت بشری سے خارج ہے اوسکی  
 بجا آوے کیا حکم شرع سے ثابت نہیں ہے بلکہ دلیل اوسکے خلاف پر قائم ہے فرمایا  
 اللہ پاک نے لَا یُکَلِّفُ اللہُ نَفْسًا اَلَا سَعَهَا یعنی نہیں حکم دیتا ہے اللہ  
 کسی نفس کو مگر اوسکی طاقت کے موافق۔ اور یہ بھی ارشاد کیا ہے رَبَّنَا  
 لَا تُحِثُّنَا اَلَا طَاقَةً لَّنَا یَاہ یعنی اے رب ہمارے نہ بوجھ رکھ پیرا و مقدر جسکی  
 طاقت ہمیں نہیں ہے۔ باقی رہا متمتع بالغیر بطرح ایمان لے آنا اوس شخص کا  
 کہ پروگارسنے کافر دے ایمان جانا اور لکھا ہے شکر فرعون و ابولہب وغیرہ کا  
 سو باعفاق اہل علم کے ایسی چیز کے ساتھ تکلیف و حکم شرعی کا تعلق صرف جائزہ  
 ممکن ہی نہیں بلکہ تحقق و واقع ہے۔ محرق ہے۔ اور نظر کا لگنا بھی برحق ہے  
 احادیث صحیحہ بخاری و مسلم وغیرہ سے یہ دونوں ثابت ہیں۔ عقائد و مسائل

دو طرح کے ہیں ایک تو وہ کہ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے تو ثابت ہیں اور  
 سلف صالحین صحابہ و تابعین نے بھی او کو مقبول و مسلم رکھا ہے مگر ہمارے عقلین  
 کا حقہ او کو ادا رکھ کر و تشریح سے قاصر ہیں اسلئے ایک گروہ نے ایسے عقائد کو قبول  
 نہ کیا اور آیت و حدیث کے معنوں میں تاویل کرنی اختیار کی حالانکہ مناسب اس بارہ  
 میں ایسا نکالے آنا تھا ہر اوس شے پہ جو ثابت ہے حدیث و آیت سے جس طرح پرکہ و  
 وارد ہوئی ہے اور تاویل کا کرنا و حقیقت شریعت کا جھٹلانا ہے دوسرے وہ  
 ہیں جن کا پتہ کتاب و سنت میں نہیں لگتا اور نہ قرون مشہود و اہل بانجیر میں او کے  
 متعلق کسی طرح کی گفتگو ہوئی ہے ایسی چیز و شے اپنی فکر و خوض کا علم رکھنا  
 اور شے لایعنی سمجھ کر اونا چھوڑ دینا ہی بہتر ہے فرمایا رسول خدا صلعم نے کمال  
 ایمان و اسلام آدمی کا ترک کر لے اوس شے کا جو کہ غیر مفید و بیکار ہے۔ مجتہد  
 مسائل شرعیہ و عقلیہ میں کبھی تو چوک جاتا ہے اور کبھی ٹھکانے کی بات کہتا ہے  
 چوکنے والے کو ثواب ایک حصہ اور صحیح الراے کو المضاعف اجر ملتا ہے اگر ہر مجتہد کا  
 مصیب ہونا مسلم ہو تو یہ ثواب کی تفسیر جو حدیث کو بموجب مجتہد مخطیٰ و مصیب  
 کے لئے ہے بیکار و رایگان ہو جائیگی۔ کوئی زمانہ مجتہد سے خالی نہیں رہتا  
 اور ایسے شخص سے کہ دلائل حقہ کا اظہار نہ کر سکے کسی وقت و کسی حال میں زمین  
 خالی نہ رہیگی اگرچہ قلیل و اقل قلیل بھی ایسے لوگ کیوں نہ ہوں امت محمدیہ میں  
 قیامت تک اوسی حق کار بہنا جو سچی اور سیدھی راہ بتایا کرے لازم و لابد ہے۔  
 حدیث صحیح میں آیا ہے ہمیشہ رہ گیا ایک گروہ میری امت کا حق پر ظاہر غالب آونگے  
 اون پر مخالفین حتیٰ کہ آجاوے گا اللہ کا حکم جس شخص کو دین کی کچھ بھی سمجھ ہے وہ جانتا  
 کہ مجتہدین متاخرین پر خدا نے جس طرح اجتہاد کو آسان کر دیا ہے اگلے مجتہد کو کوئی  
 بات حاصل نہ تھی کیونکہ کل سامان ضروری اجتہاد کا او کے پاس قرار ہوتا تھا

اسی کے سبب متقدمین کو اجتہاد کرنے میں نہایت محنت و وقت اوٹھا لیا پڑتی تھی  
 یہ عکس متاخرین کے کہ ان کو ہر طرح کی سہولت ہے مقلدین چونکہ تقلید و قیاس  
 اڑے ہیں اور قرآن و حدیث چھوڑ کے دوسرے علوم میں پڑے ہیں اسلئے ان کو  
 وہی دکھا تا ہے جس میں خود مبتلا ہیں اور اپنا الزام دوسروں کے سر رکھتے ہیں  
 علم نافع و فہم کامل سے جس کو خدا نے کامیاب کر دیا ہے اوپر اجتہاد کا دروازہ  
 کھول دیا ہے مگر مقلدین کے خیال میں یہ امر بالکل مستبعد و محال ہے۔ تقلید کرنا مساعی  
 شرعی میں اصلی ہون یا فرضی مطلقاً ناجائز ہے امام ابن حزم نے بدلیل اجماع اس کا  
 منہی ہونا ثابت کیا ہے علامہ شوکانی نے قول مفید اور ادب الطلب وغیرہ میں  
 تقلید کی ممانعت میں چاروں اماموں کے اقوال نقل کئے ہیں جن میں بصراحت  
 تمام نہیں ہے اپنی اور غیر و کئی تقلید سے۔ اس جگہ سے یہ بات پیدا ہوئی کہ اگر اجماع  
 سے تقلید کی ممانعت فرضاً ثابت نہ ہو تو جمہور کے نزدیک اس کے حرام ہونے میں  
 کچھ کلام ہی نہیں ہے تو خدا کے ہے نقل اجماع اس معنی پر کہ اموات کی تقلید بالکل  
 ناجائز ہے۔ اور دوسرا یہ اجماعی مسئلہ کہ مجتہد کا عمل کرنا قیاس و رائے پر جبکہ  
 کتاب سے کوئی دلیل اس سے دستیاب نہ ہو بلکہ ضرورت خاص اس کے واسطے  
 جائز ہے اور دوسروں کے لئے ناجائز۔ اس کے متعلق قاضی شوکانی نے اثرات الفحول  
 میں یہ تحریر کیا ہے ان دونوں اجماعوں سے تقلید کا استیصال ہو گیا انتہی۔  
 عامی پر یعنی جو قرآن و حدیث سے واقفیت نہیں رکھتا ہے مذہب خاص کا التزام  
 لازم نہیں ہے ابن برہان و نووی کا یہی مسلک مختار ہے ایمان مقلد کا جو سید  
 کی حجت اپنے پاس نہیں رکھتا ہے صحیح و مقبول ہے۔ جو اجماع قرآن و حدیث سے  
 ثابت نہ ہو استدلال کے لائق نہیں ہے اور جسکی اصل قرآن و حدیث میں ہو  
 اس سے استناد درست ہے بقول ان لوگوں کے جو اجماع کو حجت کہتے ہیں



اجماع معتبر مجتہدوں کا ہے نہ مقلدوں کا ہر فرقہ کا یہ گمان ہے کہ وہی لوگ نجات پاؤ گئے  
اور باقی سب جہنمی ہیں اس فرقے کی تعیین میں تشریح آنحضرت صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کی کل تلع  
و جدال کو رفع کر دیتی ہے وہ یہ ہے کہ فرقہ ناجیہ وہی ہے جو چلتے ہیں میرے اور میرے  
اصحاب کے طریقہ پر اسکے بموجب فرقہ ناجیہ وہی ہے جو اختیار کرے عمل و عقیدہ مطابق  
ظاہر قرآن و حدیث صحیح کے جس پر گزر گئے ہیں جمہور صحابہ و تابعین۔ اور باجمعی خلاف  
او کا انہیں مسائل میں ہے جنہیں کوئی نص مشہور نہیں ہوئی اور نہ اتفاق رائے  
صحابہ سے وہ قرار پائے ہیں **ف** اختلاف کا سبب استنباط کا مختلف ہونا یا عمل کی  
تفسیر علیحدہ طور پر کرتا ہے اور غیر ناجیہ وہ فرقے ہیں کہ تراشے ہیں اعمال و عقائد خلاف  
کے خلاف۔ علم تین چیزوں میں ہے اول آیت محکمہ یعنی غیر منسوخ یا آیات محکمات  
مستشابهات کے سوا۔ دوم سنت قائمہ یعنی حدیث جسکی اسناد و متن میں کسی کمی  
خلل نہ ہوا اسکے بموجب عمل ہوتا ہو سوئم فریضہ عا دلہ یعنی علم فرائض یا اول احکام  
کہ منصوص کتاب و سنت نہیں ہیں بلکہ اولئے مستنبط ہیں یا احکام سومین عادل  
عادل کے احکام اس سے مراد ہیں بموجب آیت کریمہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول  
و اولی الامر منکم انکے سوا جو علم ہے وہ زائد ہے۔ منصوص قرآن و حدیث اپنے  
ظواہر پر رکھی جاوے گی جب تک کہ کسی دلیل قطعی سے ضرورت تاویل کی ثابت نہ ہو  
اور جو چیزیں عرفاً اولئے متبادر ہیں او کا اطلاق بھی شرعاً درست ہے اور  
اوسیکے موافق اعتقاد بھی رکھنا چاہئے مگر تشبیہ سے جو لازم و بھی ہے تنزیہ ضروری  
ہے اور واجب اہل اسلام پر امام کا قائل نہ کرنا جو احکام اسلام جاری کرے حدود و تحریم  
رواج دے نہ حدود کا بند و بست کرے لشکر کو راستہ رکھے صدقات و زکوٰۃ وصول  
کرتا رہے باغیوں اور ثیر و کو دانا رہے۔ جمعہ و عیدین کا اہتمام رکھے تازہ نشانی  
و خصوصیات جو لوگوں میں واقع ہوں او کا موافق شرع کے تصفیہ کر دینا اور

گواہیان جو حقوق کی بابت قائم ہوں اونکے قبول و رد میں نظر کرنا لاوارث الیکے  
 رکھوں کی شادی کا انتظام اور تقسیم مال غنیمت وغیرہ کی ضرورت سے جبکہ انصار  
 ہر سر واحد سے ناممکن ہے امام کا فائز کرنا واجب باجماع امت ہے اور یہ وجوب بمعنا و شرع  
 ہے نہ عقلاً کتب مبسوطہ میں کو لازم و شرائط امام بہ بسط تمام مرقوم ہیں۔ خلافت  
 نہایت ہوتی ہے بیعت سے اہل حل و عقد کے کہ عبارت ہے علماء و سائر سروران  
 لشکر وغیرہم سے کہ ذمی اور اک و شعور ہوں اور مسلمانوں کی مصلحت و منفعت پر  
 عبور رکھتے ہوں خلافت ابوبکر صدیق اسطیصورت سے منعقد ہوئی تھی یا جسکے  
 واسطے خلیفہ وصیت کر دے اور سکو بھی خلافت پہنچ سکتی ہے جیسے حضرت عمرؓ کی  
 خلافت کہ انکے لئے حضرت ابوبکرؓ نے وصیت کر دی تھی یا چھ آدمیوں کے مشورہ سے  
 جو ہر ایک خلافت کی لیاقت رکھتا ہو بالخصوص ایک شخص مخصوص خلافت کر دیا جا  
 جس طرح حضرت عثمانؓ کی خلافت چھ صحابہ کے شور سے حضرت عمرؓ کی رائے کو  
 موافق ہوئی اور حضرت علیؓ کی خلافت آخر الامر بھی بیعت سے اہل حل  
 و عقد حضرات صحابہ کی ہوئی اور سوقت میں حضرت علیؓ سے اولی اور احق بالخلافت  
 صحابہ کی نظر میں کوئی نہ آیا اور اسی سبب سے کہا رہ مہاجرین و انصار نے حضرت علیؓ  
 خلافت و بغاوت کو ممنوع و ناجائز ٹھہرایا۔ پھر چاروں حضرات خلفائے راشدین کہلائے  
 جسکے ذریعہ سے اللہ نے دین محمدیؐ کو شوکت و عزت دی کفار و مشرکین کو ہر جگہ شکست  
 و ذلت ملی آسائے اسلام کو استحکام پایات حق کو رفعت تمام ہوئی ان کو کوٹھے  
 اور سجائے بیروئے خلیفہ کیلئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا  
 جو غریت اسلام کی وقت کیا تھا و عد اللہ الذین امنوا و عملوا الصالحات  
 لیستخلفنہم فی الارض یعنی وعدہ کیا ہے اللہ نے ان کو کون کے لئے  
 کہ ایمان لائے ہیں تم میں سے اور عمل کئے ہیں اچھے البتہ خلیفہ بنا لیا اور کو

زمین میں اور جو کہ صفت صحابہ میں کہا تھا اشداء علی الکفار یعنی سخت دغا  
 بین کافروں پر زمانہ خلافت میں ان سب امور کا ذہور کما حقہ ہو گیا۔ جو شخص خلفاء  
 سے محبت و اخلاص رکھے اور بدعائے خیر او نہیں یاد کرے اور ان کے فضائل و حقوق  
 کما حقہ سچے منجملہ مفلحین اور کما شمار ہوگا اور جو اس لئے بغض رکھے اور روافض خواجہ  
 کے طرح ان کے طاعن و معائب کے فکر میں رہے وہ ہلاک ہوںیو الو نہیں داخل ہوگا  
 ۔ سلطان و امام وقت اگرچہ ظالم و فاسق یا انتہا درجہ کا ہوا ہو سکے سبب وہ مشروری  
 مستحق نہ ہوگا جب تک کہ ایسا امر نہ کرے جو کھلا ہو کفر ہے جیسے عداوت تک نافرمانی  
 وغیرہ نک۔ امام سے جو لوگ باغی ہوں اور ان کا قتل کرنا چاہتے یا وقتیکہ وہ طعن و  
 نہ بخاویں جو باغی بھاگ جاویں یا گرفتار ہو کر آویں یا مجروح و زخمی ہوں اور ان کا  
 مار ڈالنا چاہتے۔ تابعین یعنی وہ لوگ کہ صحبت صحابہ میں رہے ہیں صحابہ کے  
 علاوہ تمام امت سے افضل ہیں بموجب اس ارشاد نبوی کے کہ سب قرآن کو  
 بہتر میرا قرن ہے اور میں بعد وہ لوگ جو اس سے قریب ہیں اور اس سے پیچھے  
 اشخاص جو ان کے ملحق ہیں تابعین کے بعد فضیلت اور حضرات کو ہے جو کو علم  
 و عمل کے ساتھ تابعین سے قریب مزید ہو جس طرح صحاح ستہ کے مصنفین  
 اور ان کے اساتذہ و تلامذہ ایک قرن کو جو دوسرے پر فضیلت دیا جاتی ہے مقصود  
 اس سے ترجیح ہر جہت سے نہیں ہے بلکہ لجاؤ اکثر فضائل و شیعہ و سنات کے  
 ایک کو دوسرے پر فوقیت دیا جاتی ہے یہی ہے وجہ تطبیق احادیث متعارفہ  
 جو اسباب میں وارد ہیں۔ ارشاد آنحضرت صلعم کل بدعتہ ضلالۃ یعنی  
 ہر بدعت شرعی گمراہی ہے۔ اپنے عموم پر ہے شامل ہے کل افراد بدعت کو  
 احادیث کثیرہ جو آنحضرت صلعم سے مروی ہیں اس کے موافق ہیں احادیث نبویہ  
 بدعت کی تفسیر کا رائج بھی نہیں پایا جاتا ہے بدعت کی تفسیر کے جو قائل ہیں خود

اونکی تصریحات کے موافق چھوٹی سی سنت کا اتباع بدرجہا افضل و بہتر ہے عبت  
 کی مزویج و اختراع سے اگر بدعت حسنہ کہیں نہو۔ بند و نگو چاہئے کہ ہمیشہ تو کیا  
 کرین مضمون قرآن و حدیث سے یہ حکم ثابت ہے۔ توبہ کا گناہوں کو بلاشبہ مٹا دیتی  
 ہے صغیرہ ہوں گناہ یا کبیرہ۔ گناہ صغیرہ پر اصرار کرنا معصیت منغیرہ ہے اور اصرار  
 کبیرہ پر کبیرہ۔ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ ایمان والے کو معاصی سے کچھ ضرر و خطر  
 نہیں ہے وہ گمراہ ہے کتاب و سنت کے مخالف اور اجماع ساف و ائمہ امت کا  
 رد کرنے والا ہے۔ جو آدمی تقدیر کو عذر و حجت اہل شرک و معصیت کیواسطے  
 بتلاوے وہ بھی مشرک و منین معدود ہے۔ اہل سنت اس کے مستحقہ پینہ کہ اللہ تعالیٰ  
 جس شخص کو چاہتا ہے دین حق کی ہدایت کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ حق  
 سے پھیر دیتا ہے خدا جس کو گمراہ کر دے اس کے واسطے بھی کوئی دلیل و سند بکار  
 نہوگی فرمایا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فللہ الحجة البالغة فلو شاء طردکم اجمعین  
 ولو شئنا لاتینا کل نفس ہدایا و لکن حق القول منی لاملئن جہنم  
 من الجن و الانس اجمعین یعنی واسطے اللہ ہی کے ہے حجت پوری اگر چاہتا  
 اللہ بیشک ہدایت کر دیتا تم سب کو اور اگر چاہتے ہم البتہ دیدیتے ہم ہر نفس کو راہ  
 اویسکی و لیکن سچ ہو چکا ہے کہنا میرا البتہ بھر دو نگاہیں جہنم کو جن اور آدمیوں کے  
 اکٹھی۔ اور یہ بھی فرمایا ہے و لقد افرسنا الجہنم کثیرا من الجن و الانس  
 یعنی اور بلاشبہ پیدا کیا ہے جہنم کے واسطے بہت سے جن اور آدمیوں کو  
 اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کل خلق کو اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا ہے بلا استغانت و  
 کے اور خلق کے و وگروہ کہے ایک کو اپنے فضل و رحمت سے بہشت و نعمت کے  
 واسطے بنایا اور دوسرے کو جہنم جانے اور عذاب اور ٹھانے کے لئے پیدا کیا جہنم  
 جو تکلیف و عذاب ہو گا وہ عدل و انصاف کے بموجب ہو گا نہ بطریق ظلم و جبر کے

کسیکو تو اللہ نے غوسی و شقی بنایا ہے اور کسیکو سعید و شید ٹھہرایا ہے اور کسیکو  
 رحمت سے قریب کیا ہے اور کسیکو بعید خدا اپنے افعال میں جو ایہ کہ کیا نہیں ہے  
 بلکہ بندوں سے ہر عمل کی بابت پرستش ہوئی ہے۔ تو یہ کہ نیاوے سے عذاب کا مال دنیا  
 عقل کی موافق اللہ پر واجب نہیں ہے کہ خواہ مخواہ وہ ایسا ہی کر دے بلکہ فضل  
 و رحمت کا اوسکے یہ مقتضا ہے کہ توبہ کے بعد عذاب نہ کیا جاوے باقی رہی بحث  
 شرعی قبول توبہ کی جو شخص کسی گناہ کبیرہ سے توبہ کرے اگرچہ دوسرے کبیرہ میں  
 وہ مبتلا ہو تب بھی اوسکی توبہ صحیح ہوگی اوس گناہ کا مواخذہ اوس سے نہ ہوگا  
 اور جن صغائر سے توبہ نہ کی ہو اوپر گرفت و عذاب کا عدل سے موافق خدا کو  
 پہنچ سکتا ہے۔ اہل سنت کہتے ہیں کہ مسلمان آدمی اگر بیشمار گناہوں کا مرتکب ہو کر  
 بلا توبہ کئے مر جاوے تو اوسکو بھی گنہگار ہونیکے سبب کافر نہ ٹھہراوینگے نہ تیرہ لیکہ خا  
 تک اخلاص و توحید پر تقیم رہا ہو کیونکہ انکا انجام اوسکا اللہ کے ماتھے ہے اگر چاہے  
 تو کل معاصی سے اوسکے درگزر کر دے اور قیامت کے روز سالم و غاغم بہشت  
 میں پہنچا دے اوسکے اعمال و افعال پر کیسٹھ رکھا حساب و کتاب تک نہ ہو اور ہر نوع  
 کی تکلیف و عذاب سے رہائی کلی پالے اور اگر خدا چاہے تو مسیحا دسنے اور نصیب عذاب  
 تک اوسے جہنم میں رکھے۔ بہر حال ہمیشہ تک جہنم میں نہ پڑا رہیگا بلکہ آخر الامر داخل جنت  
 بالضرور ہو جاویگا حاصل کلام یہ کہ ایماندار گنہگار اگرچہ معذب بالنار ہوگا مگر کفار کی طرح  
 نہ پھینکا جاویگا اور نہ اونکے ساتھ تک جہنم میں ٹھہریگا اور نہ کافروں کی مثل شقی سمجھا جائیگا  
 کافروں کو اللہ کی رحمت سے یاس کلی ہوگی کسی حال میں راحت کا خیال بھی اونھیں  
 نہ بندھیگا۔ اور جو مومن ہیں ہر زمانہ میں اونھیں اللہ کی رحمت پر بھروسہ ہو سکیگا  
 اویکا مال کا رحمت ہے اسواسطیکہ اویکی پیدائش خاص جنت ہی کیواسطے ہے اویہ  
 جنت کی آفرینش اویکیواسطے ہے۔ یہ اللہ کے فضل و کرم کا مقتضا ہے اسے رب و فنا

ہمیں اسلام کی حالت میں اور پہنچا دے صاحبین میں جو شخص یہ خواہش رکھتا ہے  
 کہ تمام طوائف اسلام میں سے اسکا ایمان و اسلام خالص و صحیح ٹھہرے اور سکوتران  
 و حدیث کے مطابق اپنے عقائد کا درست کرنا چاہئے اور سب گناہوں سے توبہ کرے  
 اور اتحاد و ارتداد سے اپنے کو محفوظ رکھے اور اگر خدا نخواستہ کوئی ایسا قول و  
 فعل صادر ہو یا ہو جو مستلزم ارتداد ہے تو فوراً خدا کی درگاہ میں اس سے  
 توبہ کرے اور یہ عزم کرے کہ پھر کبھی اسکا مرتکب نہ ہو گا استصورت میں سعادت زائد  
 پھر عود کر اوگی۔ المحدث کا اختلاف ہے اس مسئلہ میں کہ جو مسلمان عدا مانا نہ فرض کر  
 کر دے آیا وہ کافر ہو گا یا نہیں مقتدائے اہل سنت امام احمد و دیگر علمائے سلف کا  
 یہ اعتقاد ہے کہ تارک صلوٰۃ کافر اور خارج از اسلام ہو جاتا ہے کیونکہ حدیث صحیحہ  
 وارد ہے تہہ کے ایمان و کفر میں فارق یہی نماز کا چھوڑ دینا ہے اسکے بموجب  
 تارک الصلوٰۃ کافر کہلاتا تھا اور امام شافعی مع ایک جماعت علمائے سلف کے اسپرین  
 کہ ترک نماز سے مسلمان کو کافر کہیں گے تاوقتیکہ نماز کے فرض ہو نہ کیا اعتقاد رکھتا ہو  
 اسکے بے نماز کو مرتد کی طرح اونکی رائے میں قتل کرنا چاہئے اور حدیث کی تاویل  
 یہ لوگ یوں کرتے ہیں کہ ترک صلوٰۃ جب کفر کا حکم ہے وہی ہے کہ انکار وجود کے ساتھ  
 ظاہر حدیث مؤید ہے مذہب اول کی اگرچہ تاویل بھی ضعف کے ساتھ اوسمیں ہو سکتی  
 والتا علم۔ یہ مختصر مجموعہ ہے عقائد صحیحہ کا جو ترازو میں کتاب و سنت کے وزن  
 کر لئے گئے ہیں اور انھیں پر سلف امت و ائمہ دین و علمائے مسلمین کلہم اجمعین  
 گزر گئے ہیں شیخ الاسلام ابو عثمان اسمعیل بن عبد الرحمن صابونی رضی اللہ  
 نے اپنے عقائد کے رسالہ کو ختم کیا ہے مع المحدث و دم المبدعت پر اور نقل کیا  
 ہے احمد بن سنان و طمان سے کہ دنیا بھر میں ایسا بدعتی نپایا جاوے گا جو المحدث  
 سے بغض نہ رکھتا ہو اور جو شخص بدعتی ہو جاتا ہے حدیث کی تلاوت اور کلمے

جاتی رہتی ہے اور ابن قتیبہ سے نقل کیا ہے کہ مکہ معظمہ میں لوگوں نے اونکے سامنے  
 محدثین کا تذکرہ کیا ابن قتیبہ نے کہا کہ المحدث بد قوم ہیں اسکا کہنا تھا کہ امام احمد  
 اپنے کپڑے جھاڑ کر مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے اور ابن ابی قتیبہ کو زندیق زندقہ  
 کہتے ہوئے اپنے گھر چلے گئے اور ابو نصر بن سلام نے کہا کہ اہل الحاد پر کوئی شے زائد  
 سبعوض وثقیل حدیث کی سماعت و روایت بالاسناد سے نہیں ہے۔ اور مناظرہ  
 احمد بن اسحاق فقیہ نے ایک شخص سے او سمین یہ کہا کہ حدیثنا فلان وہ شخص سپر  
 کہنے لگا حدیثنا کو رہنے دو کہا تنگ حدیثنا کچھ جاؤ گے شیخ احمد نے خطا ہو کر اوس سے کہا  
 کہ اے کافر اٹھ جا یہاں سے اور نہیں رواہے تجکو کچھ بھی میرے گھر آنا محمد بن ادریس  
 رازی کہتے ہیں کہ المحدث کی علامت عیب جوئی کرنا ہے محدثین کی اور زندیقوں کی  
 نشانہ المحدث کو حشویہ کہنا ہے اور غرض اونکی حدیث کا بے اصل و اعتنا ٹھہرا  
 ہے اور فرقہ قدریہ کا پتہ سنو نکو جبر یہ بتلانا ہے اور جہمیہ کی عادت اہلسنت کا  
 نام شبہہ رکھنا ہے اور روافض کا شیوہ حدیث والو نکو ناصبی قرار دینا ہے۔  
 شیخ صالونی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک گمراہوں کا یہ سب تعصب ہے کیونکہ اہلسنت کا  
 نام المحدث کے سوا اور کچھ نہیں ہے المحدث جو اپنی طرف سے اہلسنت کی واسطے  
 ایسے القاب تراشتے ہیں اسمین وہ ہم مسلک ہیں اون شیاطین مشرکین کے  
 جو رسول خدا صلعم کے لئے طرح طرح کے نام گڑا کر تھے کوئی ساحر کہتا اور کوئی  
 کاہن ٹھہرا کسی نے شاعر کہا کسی نے مخجون بعض نے مخلوق کذاب بتایا اور بعض نے  
 مفتی مفتون بنایا حالانکہ جناب رسول خدا صلعم ان سب معائب و زعمائل سے  
 پاک و صاف تھے اور برگزیدہ رسول و پچھے نبی تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انظر کیف  
 ضربوا لک الامثال فضلو فلا یستطیعون سبلا یعنی دیکھ تو اے محمد  
 کہ کس طرح بیان کن کفار نے تیرے بارہ میں مثلین پھر گمراہ ہو گئے و چچی کہ نہیں مانتے

رکھتے راہ پائی کی اس طرح الہدٰی عنہ، خذلہم اللہ تعالیٰ عالمین اخبار و ناقلین آثار و  
 راویان احادیث رسول خدا صلعم کو جو شیخ ہیں طریق نبوی کے اور مہندی ہیں  
 بسنت احمدی الذراع و اصناف القباب و اوصاف سے یاد کیا کرتے ہیں حالانکہ اصحاب  
 حدیث ان جمیع مطاعن و الزامات سے بعید و بری ہیں ان کے واسطے کوئی جلی سم  
 و رسم نہیں ہے بجز اسکے کہ وہ سنت سنہ و سیرت مرضیہ و طرق سوید و حج قویہ کے  
 اہل ہیں تو فائق دسی ہے اللہ نے ان کو اپنی کتاب و خطاب کے اتباع کی اور احادیث  
 و اخبار رسول خدا صلعم کے اقتدائی جملہ اوامر و نواہی میں اور امداد کی ہے ان کی  
 اللہ نے اس طرح کہ اخذ کرتے ہیں سیرت آنحضرت صلعم کو اور ہدایت پاتے ہیں  
 ملازمت سنت سے کھول دیا ہے اللہ نے ان کے دلوں کو واسطے محبت رسول خدا صلعم  
 اور محبت ائمہ شریعت و علمائے امت کے۔ اور جو شخص جس قوم سے محبت رکھتا  
 قیامت کے روز وہ ان میں سے ہو گا جو جب ارشاد آنحضرت صلعم کے آؤں گی  
 ساتھ ہے جس کو وہ دوست رکھتا ہے۔ اور علامات اہل سنت سے محبت کرنا ہے  
 علماء و ائمہ حدیث اور اوسکے اولیاء و انصار کے ساتھ اور بغض رکھنا ہے ائمہ عت  
 سے جو بلائے ہیں لوگوں کو جانب نار کے اور کھینچتے ہیں ساتھ کو طرف دار البوار کے  
 منور و راستہ کو یا ہے اللہ نے اہل سنت کے دلوں کو محبت سے علمائے سنت و  
 الہدٰی کے یہ بات اللہ کے فضل و رحمت سے ہے۔ ابوہریرہ قتیبہ بن سعید نے  
 کتاب الایمان کے آخر میں لکھا ہے کہ جب پاوے تو ایسے شخص کو جو محبت رکھتا ہے سفیان  
 ثوری اور مالک بن انس اور و زاعی اور شعبہ اور ابن مبارک اور ابو الاحوص اور  
 شریک اور وکیع اور یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی سے تو یقیناً  
 کہ وہ سیاحتی ہے اور ان میں لوگوں سے ہیں محمد بن ادریس شعبی اور احمد بن حنبل  
 اور جو لوگ کہ ان کے قبل تھے جیسے سعید بن زبیر اور زہری اور شعبی اور تیمی اور جملہ ائمہ



انکے ہوئے مثلاً البیث بن سعد اور سفیان بن عیینہ اور حماد بن اور ابن عون وغیرہم  
 اور جو ان سے پیچھے آئے مثلاً زید بن ہارون اور عبدالرزاق اور جریر بن عبد الحمید  
 وانکے امثال اور جو انکے اعقاب ہیں جسطرح محمد بن یحییٰ ذہلی اور محمد بن اسمعیل بخاری  
 اور مسلم بن حجاج قشیری اور ابو داؤد سجستانی اور ابو نعیم رازی اور ابو حاتم اور ابن  
 ابی حاتم اور محمد بن اسماعیل طوسی اور عثمان بن سعید دارمی اور ابن خزمہ اور ترمذی  
 اور نسائی اور ابن ماجہ قزوینی وغیرہم ائمہ سنت کہ حدیث پر عامل اور اس کے ناشر  
 اور اسی جانب فائق کو ہدایت و دلالت کرتے ہیں اس صفت کے علما بہت بلکہ بے  
 وشمار گذرے ہیں جنکی تفصیل الجکبہ بیوقوف ہے۔ صحابہ کوئی کہتے ہیں کہ جو عقائد میں  
 بیان لکھے ہیں محدثین مذکورین بالاتفاق سب اسکے قائل تھے باہد کہ اگر اجماع  
 میں وہ مختلف تھے اور اس پر بھی سب کا اتفاق رہا ہے کہ اہلبیت کو ہمیشہ مقہور و ذلیل  
 اور مہزون و حقیر سمجھنا پاسجئے نہ ان کو اپنے پاس پھیلنے دین اور نہ آپ اوکی صحبت  
 و معاشرت و ہونڈین انکے ترک و ہجر میں اللہ کی رضا و خوشنودی طلب کریں۔  
 صحابہ کوئی کہتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے میں بھی انہیں حضرات کا متبع آثار ہوں  
 اور انھیں کے انوار سے روشنی کا خواہان اپنے بھائی اور دوستوں کو نصیحت  
 کرتا ہوں کہ ان سے نہ بیکین اور اغیار کے قولوں کو نہ دیکھیں بدعات و محدثات  
 جو مسلمانوں میں شائع ہیں انھیں نہ پڑھیں کیونکہ دانا محدثین میں بدعات مروجہ  
 سے اگر ایک بھی بدعت کیسی زبان پر آتی تو قطعاً اس کو چھوڑ دیتے بدعتی کا لقب  
 دھرتے جھوٹا بناتے ہر طرح کی اذیت پہنچاتے اور دھوکہ دے میرے بھائیوں کو کمتر  
 و زیادتی اہلبیت کی کیونکہ یہ تو علامات قرب قیامت سے بے فرمایا رسول خدا صلوات  
 نے آثار قیامت سے ہے علم کی کمی اور جہل کی زیادتی علم سے مراد سنت ہے اور  
 جہل سے بدعت۔ اس زمانہ میں جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کھڑے رہے

اور اس پر استقامت کے ساتھ عمل کرے اور لوگوں کو بھی اس کی تلقین دے اجر  
 و ثواب اس کا جید و حساب ہوگا بڑھکر اون لوگوں سے جنہوں نے اول اسلام میں  
 سنت کے بموجب عمل کیا ہے اس واسطیکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمی کیلئے  
 پچاس آدمیوں کا ثواب بتلایا تھا تو صحابہ نے پوچھا تھا کہ کیا آخر زمانے کے پچاس آدمیوں  
 کے ثواب کی برابر حضرت نے جواب میں فرمایا کہ نہیں بلکہ تمہارے پچاس شخصوں کی مثل  
 اس کا اجر ہوگا اور یہ وعدہ خاص اوسیکے واسطے ہے جو کالت فساد امت حضرت ہی  
 سنت پر قائم رہے۔ زہری کہتے ہیں ایک سنت کی تعلیم و وسوسہ برس کی عبادت  
 سے بہتر ہے صابونی نے کہا کہ ایک روز ابو معاویہ رضی اللہ عنہ مجلس بارون رشتیین  
 حدیث بیان کر رہے تھے اسی اثنا میں روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ احکم آدمی کا  
 تذکرہ بھی آیا عیسیٰ بن جعفر نے اوس پر کہا کہ آدم و موسیٰ کے باہم گونگو کیونکر  
 ہوئی حالانکہ ہزاروں برس کا فاصلہ دونوں میں ہے یہ کہنا تھا کہ بارون غصہ سے  
 اوجھل پڑے اور یہ کہنے لگے کہ وہ تو حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیان کر رہے ہیں اوس پر  
 تو کہتا ہے کہ یہ کس طرح ہوا غصہ کے فرو ہوئے تک مار و کئی زبان پر یہ کلمہ بیاہ جا رہا  
 صابونی نے کہا کہ ہر آدمی پر واجب ہے کہ اس طرح اخبار و احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 قدر و تکریم کیا کرے اور رضا و تسلیم و قبول و تصدیق سے پیش آتا رہے خصوصاً  
 اسکے سوا اور راہ اختیار کر گیا اور حدیث صحیح منکر چون و چرا زبان پر لائیگا یا ولین کے  
 قبول کی بابت تردد و شک پاوے یا اوس کے مضمون کو مستبعد و منکر بتا دے  
 اوس پر بارون رشید کی مانند اشتکار و تحذیر کرنا چاہئے جس طرح کہ قبول کر لینا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل احادیث کا جو مروی بطریق صحیح ہیں لازم و ضرور ہے  
 غرض جل ہمیں اون لوگوں میں سے کرے جو اوس کے کلام کو کھرا سمجھیں یا تو نہیں عمل کرتے ہیں  
 اور دنیا میں تمام عمر کتاب و سنت پر قائم رہتے ہیں اور اپنے فضل و کرم سے ہر کام

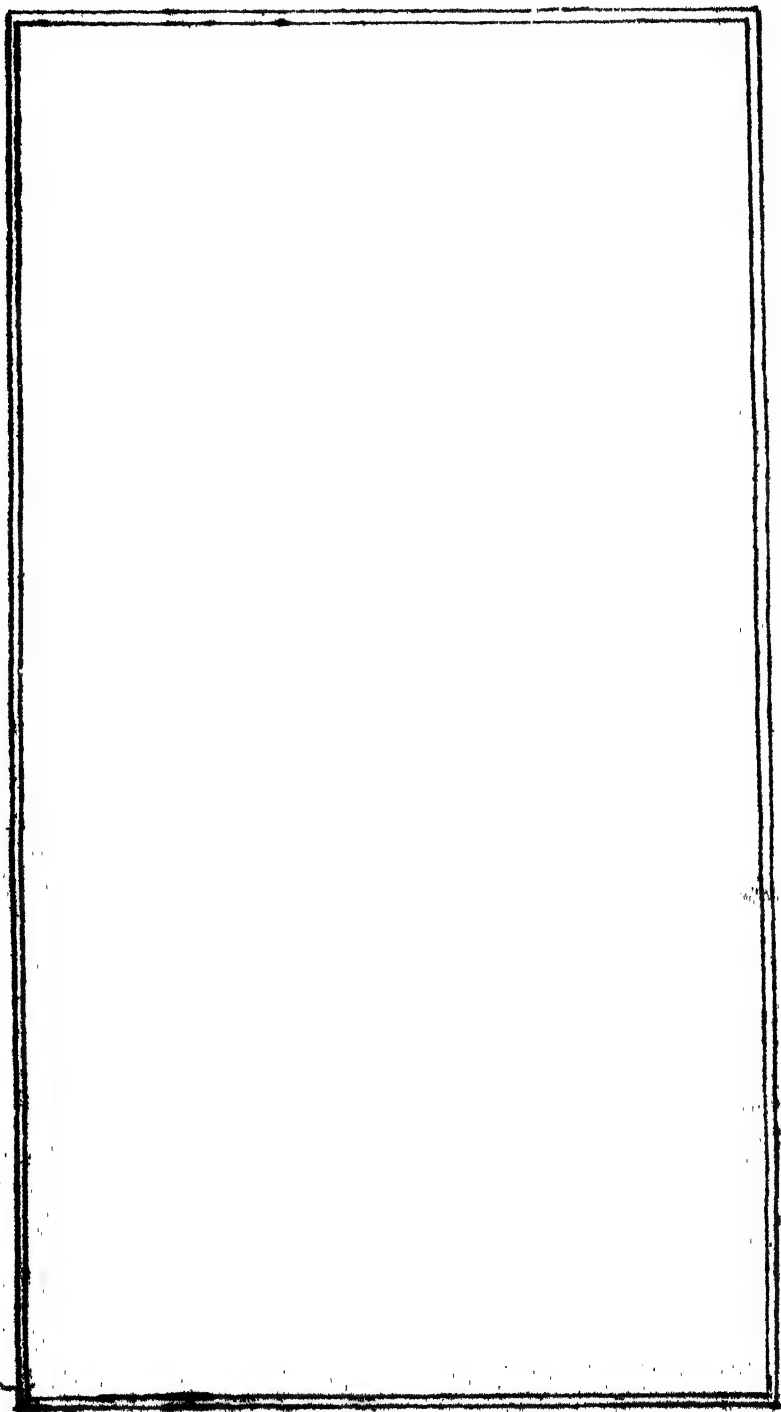
ارادات مسئلہ دارائے فضیلت و سیئات مذکور سے بچاوے۔ تمام ہوا حاصل کلام بولنی  
 اصل رسالہ صابونی یہ جو ہمارے زیر نظر ہے حافظ عبدالغنی بن عبد الواحد کا کہ  
 مشہور امام بن سماع لکھا ہے مع سند کے مصنف رسالہ تک رجال سند کے حقا  
 مقدسی ہیں۔ اور تاریخ سماع <sup>۱۰۸۰</sup> حافظ شمس الدین ذہبی نے کتاب <sup>العلو</sup>  
 میں لکھا ہے کہ اسمعیل بن عبدالغافر نے امام الحرمین سے سنا کہتے تھے کہ مکہ معظمہ  
 میں مذہبیوں کے بارہ میں مجھے خلیان و تروہ پیدا ہوا آنحضرت صلعم کو میں نے خواب  
 میں دیکھا کہ مجھ سے فرماتے ہیں کہ تو اعتقاد صابونی کو اختیار کر لے انتہی۔ میں کہتا ہوں  
 جو عقائد ابن صابونی کی کتاب میں ہیں اون سب کو مختصر اس رسالہ میں درج  
 کر دیا ہے مع زیادت کے جو ثابت ہے کلام دیگر ائمہ حدیث و علمائے کرام سنت  
 سے لہذا لازم کر لے تو اپنے اوپر تحسیر رحمت ہو خدا کی جو لکھا ہے مجھے مضمون  
 قرآن و حدیث کا اور نہ جدا ہونا تو ان دونوں سے ہرگز اور ان کے سوا دوسری  
 شے سے ہدایت مت چاہنا اور خرفات آراء مبطلین و متکلفین کی جانب متوجہ  
 نہونا اس واسطیکہ فوز و فلاح اوسی شے میں ہے جو اللہ و رسول اللہ صلعم  
 کی کتاب و سنت میں ہے نہ اون امور میں جبکہ متکلفین و متعقبن نے اپنے  
 عقول مظلمہ و افکار مدہمہ سے ایجاد و احداث کر لیا ہے تجکو چاہے کہ مقولہ قابل  
 اور ہر زخرف و باطل کے بالعوض اللہ عز و جل کے کلام اور حدیث رسول اللہ صلعم  
 پر قانع و راضی رہ۔ چونکہ مجھے دیکھا ہے کہ حافظ امام عبد اللہ بن محمد بن قس  
 مقدسی نے جو دینیات میں مجتہد مطلق ہیں اور علمائے آفاق اون کے علم و فضل  
 کے معتقد رسالہ عقائد کے خاتمہ میں اتباع کی فضیلت میں ایک فصل لکھی ہے  
 مجھے چاہا کہ اوس میں سے فقط احادیث کو ملے کہ کہ بیان لکھ دین کیونکہ عقائد تو  
 اوس رسالہ کے ہماری تحریروں میں آچکے اور دلائل کو ملحوظہ کتاب میں جمع کرنے کا

قصد ہے اتن قدامہ کہتے ہیں روایت کی جاہر بن عبداللہ نے کہ فرماتے تھے رسول  
 خدا صلعم اپنے خطبہ میں حمد کرتے ہیں ہم اللہ کی اور ثنا کرتے ہیں اسیر اوطح سے  
 کہ وہ اوسکے لائق ہے جسکو ہدایت کرتا ہے اللہ گمراہ کر نیوالا اوسکا کوئی نہیں  
 اور جسے خدا گمراہ کر دے اوسکو راہ راست پر لانیوالا کوئی نہیں۔ بیشک سب  
 کلاموں سے زیادہ تر سچ اللہ کی کتاب ہی اور سب راہوں سے بہتر محمد صلعم کی راہ ہے اور بدت  
 جملہ کلموں سے دین میں نئی باتوں کا نکالنا ہے کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت  
 گمراہی ہے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے لونیساوی نے اسقدر زیادت اس روایت میں کی ہے اور  
 جہنم میں ہے اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بھی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے انا بعد آگاہ ہوا  
 کہ میں جمیع اعتبارات سے آدمی ہی ہوں عنقریب خدا کا قاصد میرے پاس  
 بنا بر طلب آنیوالا ہے اوسکی بموجب میں یہاں سے چلا جاؤنگا تم میں دو عمدہ چیزیں  
 چھوڑ جاؤنگا اول اللہ کی کتاب جس میں ہدایت و نور ہے جو اوسکو گمراہیگا ہدایت  
 دے گی اور جو اوسے چھوڑ دے گی قرآن کے ور اور طرف جاوے گی گمراہی میں گرے گا دوم  
 سیرۃ الہییت یاد دلانا ہونچیں تمکو اسباب میں خدا سے پاک کو یہ کلمہ تین بار  
 حضرت نے فرمایا یہ روایت مسلم کی ہے۔ حافظ ابن قدامہ نے اسکے بعد ساریہ  
 کی روایت نقل کی جسکا یہ مضمون ہے کہ شبہ جو شخص زندہ رہے گا تم میں سے  
 دیکھے گا بہت سا اختلاف او سو وقت لازم کر لینا تم اپنے اوپر سیری سنت او  
 خلفائے راشدین کی سنت کو اور پکڑ لینا تم اوسے کسکرو انکو نے اور پالے رہنا  
 اپنے کو محدثات سے کیونکہ ہر محدث بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر  
 گمراہی آگ میں روایت کیا ہے اسکو ابو داؤد و ترمذی نے اور ترمذی نے اسکو  
 صحیح کہا ہے اور ابن ماجہ کی روایت میں اسقدر اور زیادتی ہے چھوڑا ہے  
 تمکو صاف شاہ راہ پر جسکی رات دن کے برابر روشن ہے نہ بھکیگا اوس سے

میرے بعد کوئی شخص ہلاک ہونے والے کے سوا یعنی جیکے مقتدر میں نادر ہلاکت لکھی  
 اور ایک روایت میں یہ زیادتی وارد ہے ابو الدرداء نے کہا قسم ہے اللہ کی شہادت  
 سچ کہا رسول خدا صلعم نے چھوڑ گئے ہمیں وہ کھلی ہوئی راہ پر جبرائیل  
 مثل دن کے ہے۔ اور حدیث کی ابو ہریرہ نے آنحضرت صلعم سے تحقیق چھوڑا ہے  
 میں نے تم کو گوئیں اوس چیز کو کہ نہ گمراہ ہو گئے تم اوس کے بعد جب تک کہ پڑھنے نہ ہو گئے تم  
 اوسے وہ کتاب ہے اللہ کی اور میری سنت کبھی نہ جدا ہوگی یہ دونوں ایک دوسرے  
 سے حتیٰ کہ حوض کوثر پر بھی میرے پاس یہ دونوں بالاتفاق ساتھ ہی ساتھ پہنچے  
 یہ روایت سنن طبرانی کی ہے۔ ابو بکر صدیق نے اپنے خطبہ میں کہا ہے کہ میں ہر  
 امر میں متبع ہوں کسی وجہ سے مبتدع نہیں۔ اور عمر فاروق کہتے ہیں بیشک  
 چھوڑے گئے ہو تم کھلی ہوئی راہ پر گریہ کہ تم اپنے آپ سے گمراہی اختیار کر لو لوگوں کے  
 ساتھ ملکر رہنے جاؤ یا بائیں طرف مڑ کر ابن مسعود نے کہا کہ ہم مقتدی اور متبعین  
 مبتدعی اور مبتدع نہیں ہیں تم نہ گمراہ ہو گئے جب تک حدیث کو پڑھتے رہتے  
 زہری نے آنحضرت صلعم سے روایت کی کہ نہیں نہ انکرتا ہے زانی اور حال یہ کہ وہ  
 اوس وقت میں باایمان ہوا و زاعی کہتے ہیں کہ میں نے اسکی بابت زہری سے پوچھا  
 کہ مقصد اسکا کیا ہے زہری نے جواب میں کہا اللہ کی طرف سے جو علم آیا رسول خدا  
 صلعم نے بدستور ہم تک پہنچا دیا اب ہمارا کام فقط اوسکا قبول کر لینا ہے۔ رسول خدا  
 صلعم کی حدیثوں کو اوسطرح رکھنا چاہیے جس طرح کہ وہ وارد ہیں یعنی اونہیں  
 نکلیا وین او زاعی کا قول ہے صبر کر سنت پر اور ٹھہر جا جہاں ٹھہری ہے قوم۔  
 اور وہی کہنا جو اونہوں نے کہا ہے اور رکنا اوس چیز سے جس سے کہ وہ رکے  
 اور چلنا راہ پر سلف صالح کے کیونکہ تیرے واسطے اومیں کفایت ہے جو انکے واسطے  
 کافی ہوا۔ کہا ابن قتادہ نے یہ جملہ مختصر کتاب و سنت و آثار سلف سے چھپو

چاہئے کہ لازم کہ اس کو اور جو کچھ کہ اس کے ذرا اسطرح وارد ہوا ہے اللہ عزوجل اور  
رسول خدا صلعم اور صاحبین سلف وائمہ امت سے جس پر کہ اتفاق ہو چکا ہے خیال  
امت کا سوا اس کے دوسرے کے اقوال کو ذلیل و خوار اور لغو و بے اعتبار اور بے  
عبث و بیکار جان کر چھوڑ دے اگرچہ اکثر متاخرین اس کے سبب دھوکے میں پڑ چکے  
اور اس کو اپنے سرواٹھ نہو نہ رکھ چکے ہوں یہ باجمہم ہل باطل ہیں اس کے  
کثیر ہونے سے تو دھوکا نہ کھانا آئے کہ رسول خدا صلعم مسمی ہے کہ اپنے  
فرمایا عنقریب مختلف ہو جائیگی میری امت تہتر فرقوں پر وہ سب آگ میں جائیں گے  
ایک فرقے کے سوا جو چلیگا میری اور میرے اصحاب کے طریقہ پر ائمہ حدیث سے  
ایک جماعت نے اس کو روایت کیا ہے بالقاف و طرق مختلفہ۔ چاہتے ہیں السلام  
سجائے و تعالیٰ سے توفیق اس کے مرضیات کی اور پہنچا دے ہم کو نبی مختار  
محمد صلعم اور اوکی آل الہار و اصحاب اخیار کے پاس اور جمع کر دے دار  
کرامت میں بیشک اللہ دعا کا سننے والا اور قبول کر لینے والا ہے۔ تمام ہوا  
مطلب علامہ ابن قدامہ کا۔ مصنف رسالہ قائد الی العقائد نے بعد صلوة  
وسلام کے آخر میں یہ لکھا ہے کہ اس رسالہ تصنیف و تکریر و طبع و تہذیب ہوتی ہے  
آخر اہل جمادی الآخرہ ۱۲۹۵ھ ہجری میں دارالاقبال بموہال میں محفوط کر کے  
اللہ ہمیں اور اسے ہر آفت و زوال سے بلوغ المرام کے ساتھ اس مختصر سا کلام  
اس واسطے چھپوا دیا ہے کہ مجموعہ مطبوعہ جامع ہو عبادات و معاملات اور  
اصول و آداب اسلامیہ و عقائد دینیہ کو اور اللہ ہی سے ہے سوال توفیق و اس کا

شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۵ھ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## ترجمہ حافلہ مترجم کتاب لقائد الی القائد

غم ایک کانہین ہے فقط جب کوروستے ہڈ دلو جگر کو جان کو کس کس کوروستے  
جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول متبع سنت رسول ربانی مولانا  
سید عبدالباری نقوی سہواری ابن زینۃ المتکلمین عمدۃ المحققین مقبول  
یار گاہ صد سید سراج احمد ادخلہا اللہ فی اعلیٰ علیین ماہ محرم الحرام سال  
یکہزار و دوصد و شصت و ہفت ہجری میں پیدا ہوئے اور آغوش شفقت  
والدین میں پرورش پا کر وازدہ سالگی میں داغ یتیمی سے آشنا ہوئے  
کچھ دنوں و مہینوں میں علوم رسمی اساتذہ مختلف سے حاصل کئے آخر الامر بجمہ  
چہار وہ سالگی شیخ العلماء سید الفضلار یگانہ زمین سید امیر حسن صاحب سہولتی  
غفر اللہ لہ کی خدمت بامکت میں رہ کر استفادہ معقول و منقول میں  
مشغول رہے نوزدہ سالہ عمر میں بعد فراغ و تحصیل علوم بموجبہ علمائے کبار  
و فضلاء عالی تبار مقام میرٹھ میں دستار فضیلت زیب سفر فرمائی جناب  
مروجہ کو تحقیق مذاہب غیبیہ میں پیدہ لولی حاصل تھا جیسر آپ کی کتاب اعلام الحجا  
والاعلام ان الدین عند اللہ الاسلام شاہد عادل موجود ہے ایک زمانہ تک  
درہ اسلامیتہ اکبر آباد میں گورنمنٹی ملازم رہے بعد شکست مدرسہ پروانہ  
خوشنودی مزاج حکام وقت سے حاصل کئے آٹھ ہزار سال سے یہ قدر دانی



حضور پر نور علیہ السلام کو آپ سید عالم بنام محمد صاحب کون آف انڈیا میں دلا اور عظم  
 طاقتہ اعلام سے ستارہ ہند و برصغیر بھوپال دارم اقبالہا و شوہر عالم بقدر رئیس عظم  
 دارم اقبالہ اس دار الاسلام میں عہدہ ممتاز پر مامور تھے اپنی جن لیاقت و جوہر  
 قابلیت سے ہمیشہ محمد و حسین کو خوش رکھا با اینہم فضائل آپس میں وضع مالک طمانہ  
 رکھتے تھے سفر و حضر میں بہت ہیست و مستعد رہتے تھے رات میں بچخت کو مستعد  
 جانتے تھے اکثر اپنے سفر سے خفیہ غریب کی حسب حیثیت خود خبر گیری کرتے آفرین  
 صد افسوس ان کی اجل سے جلد تمیزی آری و ہوائے دنیا نے جلد ناموافقت کی  
 کہ تباریخ نہ شہزادہ سحیحہ بوقت شب یوم عرفہ سال کینار و ۳۰ ص ۳۰ و ۳۱ ہجری  
 بعمر ۳۱ و شش سالگی مقام بھوپال میں سفر آخرت اختیار کیا خاص و عام  
 شہر کو اپنا عزادار کیا ۵۰ گہر یوسف سالہ بمیر و عجبی نیست بہ این تم  
 سخت ست کہ گویند جو انحر و ۵۰ چو چذا کی شان ہے کہ سالگزشتہ میں اسی عرفہ  
 کے دن مقام عرفات میں منسک حج ادا کر رہے تھے اللہم اعفہ عنہم  
 ظاہرۃ و باطنۃ لا تغادرہا ذباکما غریب یہ ہے کہ اوکے انتقال کے  
 تیسرے روز اسی عارضہ سرسام میں ان کی دختر و ۵۰ سالہ نے قضا کی  
 اور برابر اپنے پدر بزرگوار کے مدفون ہوئیں ۵۰ یک داغ نیک ناشدہ داغ  
 و گرسگفت ۵۰ انا للہ و انا الیہ راجعون آپ جناب مرحوم کے اعقاب  
 میں سے بفضلہ تعالیٰ دو لڑکے ایک اعجاز احمد دوسرے ممتاز احمد موجود ہیں  
 خداوند کریم انھیں علم بھی کو پہنچائے اور توفیق علم و حسن عمل عطا فرمائے  
 آپ کے وفات کی تاریخ عربی میں حاقط سید محمد صاحب سورتی بہتر و طمانہ  
 ریاست نے اسطور پر تحریر فرمائی مرثیہ اخفی و احکم علی  
 عبد الباسری و سکنہ فی اعلا الجنۃ ۵۰

اور ششی سید جمیل احمد جمیل سہسوانی ہمیشہ زادہ جناب مغفور نے یہ قطعہ  
تاریخ موزون کیا ہے

چشم خون بار و کہ عبد الباری از دنیا رفت ہے دل فزون نالکہ کہ ماندہ جادہ دین بیدار  
خو رو سال اند غم آزار و گران سار خود ہے شد مقیم اند و ہناک سیدہ چاکہ بن اسبیل  
سبط اس گشت مخزون عید باقی بقیرا خستہ از غم شد طبل شفته اندام جمیل  
بود طر سال فوت او کہ رضوان آریشت  
گفت یاد او ارث حورو نعیم و سبیل  
۱۳۰۴

### بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے جمیل آپ او جہ خدا ہے پیرو مرشد خدا کیجیے  
لغت پیغمبر اور آپکا منہر ہے شرم کیجیے ذرا حیا کیجیے  
اما بعد اہل دین کو خوشخبری سننا ہوں مضمون نازہ زبان پر آتا ہوں متعین  
سے تمنا ہے تحسین ہے ناظرین سے رجاء ہے آخرین ہے کہ اند فون یہ رسالہ نافع  
و مفالہ ساطعہ رہبر عقائد ایمانی رہنما ہے اصل مسلمانانہ محنتی فوائد نام مستحسن  
منافع اہل اسلام سائق العباد الی صحت الاعتقاد نام نتیجہ طبع و قادی و فہم و فہم  
جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول منتج سنت رسول ربانی صلوٰ علیہ  
سید عبد الباری صاحب سہسوانی غفر اللہ لہ ترجمہ اردو کے کتاب ہدایت  
آب القائل الی العقائد ریختہ قلم گرامت رقم نو نہال گلشن علم و  
کمال تو باوہ چین دولت و اقبال معدن فضائل عدیدہ مخزن خصال حمیدہ  
نوی فہم صاحب البوالنصر میر علی حسن خان صاحب زوالہ اقبالہ و ضاعف کما  
مطبع فیض بنیاد بنارس سعید المطابع نامہ دین طبع ہو کر مشہور زبان و

زمین و مقبول اریاب دین ہوا ۛ جان نہ صرف در دل دیوانہ جلوہ کر  
 آئین مہر نیمروز بہر خانہ جلوہ کر و ۛ آوا کیا ترجمہ مفید ہے جس سے ہر عامی و  
 عالم استفادہ ہے تمام عقائد سنن صحیحہ شایعہ سے اخذ کئے گئے ہیں اقوال  
 زید و عمر و کیر سے نہیں لئے گئے سچ گہتا ہوں خدا گواہ ہے سلف صالح کی  
 یہی روش یہی راہ ہے ۛ جلوہ یار کہ امروز دل افروز منست پائین  
 بہانست کہ موسیٰ سر طورش و ریافت ۛ عبارت سلیس ہے ترجمہ نفیس ہے  
 لفظ خوب ہیں معنی محبوب ہیں زبان پر تاثیر ہے بیان نقش تسخیر ہے  
 اللہ تعالیٰ اسکے صلہ میں مترجم کی مغفرت کرے مؤلف اصل کتاب کی  
 عمر و اقبال میں برکت دے جملہ مومنین و مومنات کو توفیق عمل بخشے  
 ع من دعا گویم و حضار گویند آمین ۛ

### قطعہ تاریخ طبع

چہ زیبا ترجمہ مطبوع گرویڈ ۛ کہ ہر دیندار ازوے بہر مند  
 سو خود میکشد لہاے عالم ۛ ہما نا سطر سطر او کند ست  
 نہ تنہا عامیان محتاج او بند ۛ کہ خیل عالمان ہم بستند

جمیل اکفون پے تاریخ طبعش  
 گو شریح عقائد و لپسندست  
 ۰۴ ۴ ۱۳

کمترین خالق سید جمیل احمد ہسوالی غفر اللہ لہ

# صفت نام سائق العباد

نمبر	خطا	صواب	نمبر	خطا	صواب
۲	جائنا	جاءنا	۴	نقصان	نقصان عیب
۴	الراعين	الداعين	۱۱	جزیہ	جزیہ
۵	الى القائد	الى العقائد	۱۶	اسکے	اوسکے
۱۶	تنزيه	تنزيه	۱۲	آتی	آئی
۲۱	اسکی	اسی کی	۱۳	اسکے	اسکا
۴	ظاف	خلاق باری	۵	اسی لئے	اس لئے
۱۶	ولی	د	۱۲	جنت	جنت میں
۲۰	جیسی	جیسی	۲۱	خوب	خوب فقرہ
۸	لغنا	لغة	۱۵	بہان	بہان
۱۴	سنت کے	سنت سے	۱۶	ومحفوظی	او محفوظی
۱۵	الصلاة	الصلوات	۷	رسو انکا	رسو لوں کا
۱۷	او کی	اور کی	۱۷	الدنیہ	لدنیہ
۱۸	توفیقی	توقیفی	۱۹	چیز	یا کسی چیز
۱۱	چاہتے	جانتے ہیں	۲۰	اوسکے	اوسکے
۲۰	مشیت	سعیت	۲۲	صنعات	صفات
۳	اشراف	اشراف	۲۳	ثواب	صواب
۶	مندرج	مین مندرج	۱۱	صنعات	صفات
۳	صنعات	صفات	۲۴	شخص	کسی شخص

صواب	خطا	صفحہ	صفحہ	صواب	خطا	صفحہ	صفحہ
۴	یک	۱۵	۳۵	۷	۷	۱۰	۲۶
مویہ	مویہ	۱۵	۳۸	ہین	ن	۲	۳۸
اول کا	اول کی	۰	۰	تفصیل	تفصیل	۱۰	۰
حالمین	عالمین	۱	۴۰	وساوس	رساوس	۸	۲۹
یقیناً	یقین	۱۹	۰	مترتب	مرتب	۹	۰
زہیر	زہیر	۲۱	۰	بچند وجہ	بوجہ چند	۱۸	۰
اور انکے	وانکے	۳	۴۱	ہونا	ہوما	۱۱	۳۰
کرتے تھے	کرتے ہیں	۷	۰	جسکو پروردگار	پروردگار	۱۸	۰
دھوڑین	دھوڑین	۱۲	۰	ہی	ہی	۱۶	۳۱
انہیں	اونھیں	۴	۰	اوٹھانی	اوٹھالی	۶	۳۲
ایسے	ایسے	۳	۴۲	مویہ	مویہ	۱۲	۰
اسپر	اوسپر	۱۰	۰	کرتا ہے	کرتا ہے	۸	۳۳
احادیث	آحادیث	۱۴	۰	اطیعوا	اطیعوا	۱۳	۰
آتا ہے	آتا ہے	۱۵	۰	اساس	آساب	۱۷	۳۴
اوسپر	اسپر	۲	۴۴	خلیفہ	علیفہ	۱۸	۰
روایت میں	روایت میں	۷	۰	اسکے	اوسکے	۶	۳۵
نارو	نارہ	۱	۴۵	لجہ	علاوہ	۱۱	۰
الہار	الہار	۸	۴۶	مویہ	مویہ	۲۰	۰
آخر	آخر	۱۵	۰	الجنة والنار	الجن والنار	۱۳	۳۶